

سوئے رضی کے ایک سو چودہ ہیں (کامل چودہ سے بل کے قرآن ہوا) (دیج)



برکات کامل

مکتبہ

حصہ دوم

منجملہ چودہ مرثیوں کے سات مرثیے جن میں آنحضرت سے امام محمد باقر علیہ السلام تک کا حال ہر حصہ
اول میں چھپ چکے ہیں اس مجموعہ میں بقیہ سات مرثیے طبع ہوئے ہیں جن میں امام جعفر صادق علیہ السلام
سے حضرت حجۃ امام لوط علیہ السلام کے حالات مسلسل نظم کیے گئے ہیں



مکتبہ

حسان الملبیت سید سرفراز حسین صاحب رضوی خیر لکھنوی
ارشد تلامذہ حضرت آج علی اللہ ستاسہ

حسب وکالت

سید اعجاز حسین عرف سید محمد حسن صاحب رضوی

نظامی پریس ہنری پچھانک لکھنؤ میں طباعت ہوئی

ملزمت

ممتاز بک لکھنوی، نفا س، لکھنؤ قیمت غلاوہ محصول چار

فہرست مرانی

صفحہ	حال	مطلع
۱	امام جعفر صادق علیہ السلام	۱ غارہ رو مضامین ہر قصہ امیری
۱۹	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۲ ہفت آئینہ گردوں میں جلاکسی ہر
۲۰	امام رضا علیہ السلام	۳ فردوس کی ہوا کے باغ سخن میں ہر
۵	امام محمد تقی علیہ السلام	۴ تقویٰ نہیں تو نخل عمل میں ٹکرماں
۱	امام علی نقی علیہ السلام	۵ بس بارہ امانتیں ہی چار علی ہیں
۱۵	امام حسن عسکری علیہ السلام	۶ ہے ہم فوج مضامین ہر میدان سخن
	حالات حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام	۷ ساتی بہار آئی ہر رحمت لئے ہوئے

قطبہ تاریخ از خیر لکھنوی مصنف کتاب پنا
 ہے یہ تاریخ و تاریخ کا صدقہ
 کہ ہے مطبوع خلق نظر و
 میرا نے خود لکھا مصرع تاریخ
 لے زہ فیض پر روح پاکہ



پروگرام اورچ وڈیو کے بن ۱۶۵۱ عہد شہزادوں خیر کے

سایہ

بد لکھنوی شاگرد حضرت خیر
قابل مشعل نعت و چراغ نقبت
دل پکار اٹھا کہ ہے بیشک یہ باغ نقبت
۱۹۵۴

بیتہ
ی نخاس لکھنؤ

ع

۳۸۰۲۹

سورے مصحف کے ایک مجموعہ ہیں کامل چودہ سے بلکہ قرآن ہوا (دوسرا)
جلوہ گرے بدر کامل پاکستان خیر (۱۹۵۶)
(بدر کامل) اہم تاریخی (پاکستان خیر)
۱۲۶۳

حصہ دوم
پہلے حصہ میں سات مرتبے چھپ چکے ہیں اس مجموعہ میں بقیہ
سات مرتبے چھاپے گئے ہیں جن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
حضرت امام عصر علیہ السلام کے مسلسل واقعات نظم ہیں۔
مصنفہ

CHECKED-2002

حسان اہلبیت سید سر فراز حسین ضوی خیر لکھنوی

ارشاد تلامذہ حضرت آج منقولہ

کتاب ہذا حسب فرمائش سید اعجاز حسین
سید محمد حسن صاحب لکھنوی

نظامی پریس آہنی چھاپک لکھنوی میں طبع ہوئی

قطعہ تاریخ

مصنفہ نواب سید حسن علی خاں صاحب زیدی جگر لکھنوی شاگرد حضرت خیر
چودہ پھولوں کا سہ نگار ستہ گلستان خیر بدر کامل مشعل نعت و چراغ نقبت
یسوی میں جب ہوئی تاریخ کی فکر اے جگر دل بکار اٹھا کہ ہے بیشک یہ باغ نقبت
۱۹۵۶

مکتبہ کاہنہ
ممتاز بک اینڈ سیل خاناس لکھنؤ

قیمت علاوہ محصول ڈاک



۲ بدر کامل حصہ اول کے متعلق چند اہل قلم کی ریلیٹ

رئیس التحریر حضرت نیا ز فقہوری مدیر نگار

بدر کامل جناب خبیر لکھنؤی کے چودہ مرثیوں کا مجموعہ ہے جن میں سے سات مرثیے معصوموں کے لیے وقف ہیں جناب خبیر لکھنؤ کے نہایت مشہور مرثیہ گو حضرت آوج کے شاگرد ہیں اور کامل (۳۶) سال سے اس بھر بکراں کی شناوری میں مصروف ہیں۔ جناب خبیر مرثیہ گوئی میں خاندانہ دبیر کے پیر و ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ان کے مرثیے پڑھ کر وہی زمانہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے جب لکھنؤ کی فضا پر مرثیہ ہی مرثیہ چھایا ہوا تھا اور مرثیوں ہی کی بدولت شعر و ادب کا دامن جواہر ریزوں سے مالا مال ہو رہا تھا خبیر صاحب لکھنؤ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور لکھنؤی زبان میں استنادی حیثیت کے مالک سمجھے جاتے ہیں اس لئے زبان اور انداز بیان کے لحاظ سے ان مرثیوں کو معیاری اور ٹکسالی تو ہونا ہی چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فنی و جذباتی حیثیت سے بھی وہ بڑا وزن اپنے اندر رکھتے ہیں۔

ضخامت ۱۶۴ صفحات قیمت ۵۰ روپے کا پتہ: ممتاز بک اینڈ پرنٹنگ ناس لکھنؤ

(نگار اپریل ۱۹۵۷ء)

اقتباس گرامی نامہ جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب۔
المعروف بہ حکیم صاحب عالم صاحب قید مدینہ الاولیٰ کٹورہ ایسٹریٹ لکھنؤ
برادر محترم۔ سلام علیکم۔ مرثیہ کی جلد پہنچی مطالعہ کر رہا ہوں اگرچہ ابھی

نظر طائرانہ انداز پر دوازہ سے آگے نہیں بڑھی ہے اُسیر بھی بہت کیفیت حاصل کر چکا ہوں بعض بعض مقامات ایسے بنے نظر میں کہ تعریف کے لئے الفاظ نہیں ملے اکثر مصرعے اور بند پڑھ کر جناب آدج مرحوم کا کلام یاد آجاتا ہے واقعی شاکر داتا تو رشید ہو کہ ڈوب جائے استاد کے رنگ میں اور خاص اپنی سلیس زبان میں استاد کا رنگ بنا دے جزاک اللہ فی الدارین خیر انشاء اللہ اسکی جزا ممدوحین سے ملے گی۔

نیاز مند محمد قاسم
۳۳۔ جنوری ۱۹۵۷ء

اقتباس گرامی نامہ عالیجناب سید آل رضا صاحب رضا ایڈویکٹ کراچی پاکستان
و شاکر رشید حضرت آرزو مرحوم

برادر گرامی قدر سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
اس سے پہلے بھی یہ جلد موصول ہو چکی ہے میں بتک سی انتظار میں رہا کہ
بالاستیعاب پڑھ کر اپنے معروضات پیش کروں۔۔۔۔۔ ان مریضوں میں جس
قادر الکلام کا نمونہ موجود ہے وہ میری تعریف سے بالا ہے میں تو ہمیشہ سے اسکی اس
خصوصیت کا معترف رہا ہوں آپ کے دم سے اب بھی لکھنؤ کی مرثیہ گوئی کا
وقار قائم ہے اُس زمانہ میں بھی آپکا خاص درجہ تھا جب دوسرے قابل ستائش
مرثیہ گو حضرات موجود تھے اور اب تو آپ ہی آپ ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور
زیادہ۔ چار دہ معصومین علیہم السلام کے حالات ایک ہی جلد میں جمع کر دینا بڑی
استفادیت کا حامل ہے۔ آئیے اپنے لئے تفصیل ثواب کا ایک خزانہ جمع کر لیا ہو لوگ
پڑھیں گے اور دعائیں دینگے اور اس سے بھی زیادہ اپنی خوشنودی ہو جسکا پروانہ
ممدوحین کی بارگاہ سے مرحمت ہو چکا ہوگا۔
دعا گو آل رضا۔ ۳۸۔ اپریل ۱۹۵۷ء

جہول، کڑوہ، ۱۱ فروری ۱۹۵۷ء گرامی نامہ سید فضل محمد خاں خیر جمہوری ارشدانہ حضرت

برادر محترم جناب خیر صاحب

ہم یہ سلام سنوں و استخبار مزاج مبارک۔ طالب بخیر بہر صورت بقید حیات ہو خدا کے
آپ بھی بصحت و عافیت ہوں، بدر کامل المعروف بہ گلستان خیر عطیہ گرامی توبہ سلیمان
ہمراہ کچھ سید خیر بیکر باعث تشکر و مسرت ہوا۔ یہ آپ کے خلوص محبت کی پین دلیلیں جو صرف لائق
شکر ہی نہیں بلکہ دعاؤں کی مستحق ہیں۔ میں نے از اول تا آخر بغور پڑھا۔ کتاب کی غلطیوں کا
میرے خط نفس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ تصحیح ہوتی گئی، سچان اشتر جو مرقیہ ہو وہ لا جواب ہے
جو مقامات میں وہ شغل، مرقیہ میں ساقی نامے عجب لطف دیتے ہیں، سہا رشی رنگ کی۔
بھولونکی نیزنگیاں زالی۔ اشتر کے حسن سخن اور زیادہ سمجھ میں نہیں آتا کہ شوکت الفاظ
مضامین کا زور، پابندے روایت زبان و محاورات کا لطف کس کس بات کی تعریف کرو
کم از کم ایک مسلم الثبوت استاد کا شاگرد ایسا سمجھتا ہوں فصیح و بلیغ تو ہو جیسی اندھال میں
آپ کی ہستی ہے، بلا شک فی زمانہ خاندان دیر کے آخری سراج منیر کے جانے کے آپ کا
مستحق ہیں کہ اسے دورے، نسخے آپ نے اوج و دبیر کے گلستان سخن کو اتنا تک خزاں کے ظلم سے
محفوظ رکھا۔ خدا کے تعالیٰ آپ کی راج کی عمر میں یہ تصدیق مدد و عین علیہم السلام ترقی فرمائیے
آپ کی شخصیت و سیرت پر وہ حسان کر رہی ہو کہ لادکان اوج و دبیر اگر آپ کے فکر گزار رہے ہوں تو عین انصاف
ہے، اچھوٹا منہ بڑی بات دل تو یہ چاہتا ہو کہ ہر ہر بند پر نہ سہی مگر اکثر بیات اور بندوں پر نقد و تبصر کیا جا
سکے۔ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ" یہ سب پیرانہ سالی نڈل دماغ پر قابو اور نہ بھارت چشم پر اختیار ہو۔ اگر
الاجال بھی کوئی اپنی ضعیف رائے تحریر کرنا چاہتا ہوں تو نہ قلم میں قوت تحریر نہ زبان میں طاقت تقریر

مختصر ہے
صد نازش جان میں جناب خیر آپ
بیشک نسیم ہیچمدان کا یہ قول ہو
چرخ سخن کے حبیب ہیں بدر منیر آپ
ہیں اختیار مسلک اوج و دبیر آپ

لے حضرت خیر وہ فنکار آپ ہیں
بعد وفات حضرت اوج و دبیر بھی
بدر کامل میرا وہ جذبات کی کھینچی تصاویر
فکر بیکار ہے تا سچ کی اب ہم کو نسیم
چرخ سخن کے نجم ضیا بار آپ ہیں
دونوں کے مثل طالع بدار آپ ہیں
اوج کا نام بڑھا شاد ہوئی روح دبیر
خود تیا دیتا ہے تا سچ گلستان خیر

۱۳۷۳ھ

نسیم ناز مندر قلم

تعارف

سید احتشام حسین صاحب ریاضی و فنی لکھنؤ یونیورسٹی کے قلم سے

اپنی گونا گوں مصروفیات کے درمیان مجھے حال ہی میں جناب سرفراز حسین صاحب خیر کے چند مراثی پڑھنے کا موقع ملا اور مجھے ان مراثی کی ادبی اور فنی خوبیوں کا احساس ہوا۔ جناب خیر کی مرثیہ نگاری میں اگرچہ اعتقاد کی گرمی اور جذبہ کی شدت کو زیادہ دخل ہے جس کی وجہ سے ان کا خود ایک مخصوص رنگ وجود میں آگیا ہے لیکن انہیں فنی شعور حضرت اوج مرحوم کی شاگردی اور مطالعہ سے بھی حاصل ہوا ہے اوج مرحوم کو فن پر جو عبور حاصل تھا وہ کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے، خیر صاحب نے فن کی اس معلومات کو ایک باذوق شاعر کی حیثیت سے استعمال کیا ہے اور یہ بڑی بات ہے۔

اردو ادب کی تاریخ میں مرثیہ نگاری کا ارتقا ایک لمبے لمبے مطالعہ کا موضوع ہے کہ میں سلطان محمد قلی قطب شاہ اور وحشی سے لیکر تاج محل ہند میں میر انیس اور مرزا دبیر تک ٹھکانے سو سال سے زیادہ ہوتے ہیں، اتنی مدت میں مرثیہ نے محض ایک اعتقادی اور ادبی حسن سے معرکہ کلام منظوم سے ترقی کرتے کرتے ایک ترقی یافتہ پیچیدہ اور خوبصورت ادبی صنف کی حیثیت اختیار کر لی، یہ ساری ترقی ہندوستان کے مخصوص معاشرتی، تاریخی اور ادبی ماحول میں ہوئی، مرثیہ نگار کے قدیم ترین اصناف میں ہو کیونکہ اس کی بنیاد جس جذبہ پر جو وہ بہت ہی اہم اور بھجان انگیز، واقعہ کر بلا کے متعلق مراثی کا سلسلہ بھی اس واقعہ کے ساتھ ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور چونکہ اس حادثہ کے عظیم میں دلوں کو متحرک اور ذہن کو متاثر کرنے کی بڑی صلاحیت تھی اس لئے ایسے مقام پر جہاں امام حسینؑ سے عقیدت رکھنے والے موجود تھے مرثیہ نگاری کا رواج ہوا، جہاں تک اردو کا تعلق ہے ہمیں جو وقت سے باقاعدہ اردو شاعری ملتی ہے مراثی بھی ملنے لگتی ہیں، فارسی کی تقلید کا جو جذبہ بغزل، قصیدہ، مثنوی اور رباعی کے معاملے میں عام تھا مرثیہ اس سے بڑی حد تک محفوظ رہا غالباً اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ خود فارسی میں مرثیہ کا کوئی ایسا عملی نمونہ موجود نہ تھا جیسا دوسرے اصناف میں، اس لئے اردو کی مرثیہ نگاری نے ابتداء ہی سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سیکھا، عقیدہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے بہت دنوں تک مرثیہ کو شعراء نے اس کی ادبی اور شاعرانہ

تہذیب و ترتیب پر دھیان نہیں دیا لیکن مرزا احمد رفیع سودا نے اپنی ہمہ گیر شاعرانہ صلاحیتوں سے اس صنف کو بھی بلند کر کے کوشش کی، اس کے بعد بے اردو مرثیہ نے اپنی ایک کلاس کی حیثیت برآلی، بہت سے فنی اور ادبی تجربوں کے بعد پیر خبیر فصیح، خلیق اور دلگیر نے اس کی وہ شکل متعین کر دی جسے پیر انیس اور مرزا دوسرے نے مکمل کر دیا۔ ان بزرگوں کے خلاف اور چند دوسرے مرثیہ نگاروں نے اپنی انفرادی فن خصوصیات پیدا کیں لیکن مرثیہ کا ڈھانچا دہرایا، زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ مرثیہ گوؤں اور مرثیہ سننے والوں کے ذوق میں کسی قدر تبدیلی ہوئی، فن کا شعور اور بیان و بدیع سے کام لینے کا خیال بھی بدلا، اس لئے آج کے مرثیہ نگاروں کا انداز قدیم اسالیب کا تسلسل ہونے کے باوجود کسی قدر مختلف معلوم ہوتا ہے۔

خبیر صاحب کے مرثیوں کے مطالعہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انھوں نے اساتذہ فن کی پیروی بھی کی اور اپنے ذوق کو بھی رہنما بنایا ہے۔ کئی مرثیوں میں انھوں نے شاعری کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور کئی مقامات پر یہ بات واضح کی ہے کہ وہ سچائی کے پرستار ہیں، انھیں واقعات اور روایات کو نظم کرتے ہیں جنہیں صحیح خیال کرتے ہیں، اس حد بندی کی وجہ سے ان مرثیوں میں کیفیت اور اثر پیدا ہو گیا اور شاعر کی غلطیاں کوشش نے ہر بار بار کے دہرائے ہوئے واقعات میں شگفتگی اور تازگی پیدا کر دی ہے۔ میر نے جو مرثی دیکھے ہیں وہ محض واقعہ کر بلا تے تعلق نہیں رکھتے (گو مجلس کی ضروریات کے لحاظ سے ان میں جا بجا اس حادثہ عظمیٰ کے مختلف پہلوؤں کو دخل کرایا گیا ہے) بلکہ چار دہ موصوفین کے حالات مرثیہ کے انداز میں پیش کئے گئے ہیں، اس سے بھی کسی قدر تازہ پیدا ہوا ہے اور شاعر کو وسیع تر میدان اظہار خیال کے مل گیا ہے۔ ان مرثیوں میں بیانیہ انداز اختیار کرنے کے بجائے اکثر تاثراتی رنگ اختیار کیا گیا ہے اور انھیں پہلوؤں پر نہ روپا گیا ہے جنہیں صنف نے ضروری سمجھا ہے۔

مرثیہ میں ترتیب و واقعات اور انداز بیان سے جو معنوی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں، خبیر صاحب کے یہاں وہ قابل توجہ ہیں، شالیں پیش کرنے سے یہ بات واضح ہو سکتی ہے لیکن مطالعہ کرنا والا اپنے ذوق کے مطابق مثالیں خود تلاش کرے گا۔ اس زمانہ میں کہ جب فن کی طرف سے بے توجہی برتی جا رہی ہے۔ اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرنا لائق تحسین ہے۔ مجھے امید ہے کہ خبیر صاحب کے یہ مرثی مقبول ہوں گے۔

سید احتشام حسین

مرثیہ
غازہ سے مضامین صد امیری
تعداد بیشمار (۳۷)
در حال امام جعفر صادق
مصنفہ

سید سرفراز حسین رضوی خیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

بِسْمِ

بَيَاتِ شَيْخِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْوَرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا الْعُدْوَةُ الْوُثْقَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْلَ اللَّهِ
 السَّيِّدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْعَمِيْنِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ خَازِنِ
 الْعِلْمِ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِالْحَقِّ اللَّهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهُ
 مَعْبَدًا كَلَامِكَ وَحْيِكَ وَخَازِنَ عَلَيْكَ وَ
 لِسَانَ تَوْحِيدِكَ وَوَلِيَّ أَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ دِينِكَ
 فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ
 وَجُحِّثْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

ولادت امام جعفر صادق عليه السلام	شهادت امام جعفر صادق عليه السلام
----------------------------------	----------------------------------

١٥ رجب سنه ٢٨٥ هـ

١٤ ربيع الاول سنه ٢٨٥ هـ

۵۶

فائدہ روئے مضامین، صداقت میری
بیچو گی بلبل سروسے نہ وقت میری
نفع نظر لائق تحقیق میں اداقت میری
تا پیش برت سے تم ہی ہر ملاقت میری
میرے صنعت بھتی خدا کے سکندر میری
نظم کے اپنے میں تم سے جو میری

۵۷

مذہب صحت و صحت کا سبق یاد کیس
بہا بن طلبیت کو ذرا آزاد کیس
طرز و جب دل میں نے ایجاد کیس
بڑھ کے چربی کے تہا سے بھٹی کر کیا
نظم کیا تیر میں بھی صوفی کی یاد کیس
راستی جو بھری خفا و خفا کیس

۵۸

دل ناختم کچھ آگے سے جھوٹ نبول
چلیے باہر خلالت سے جھوٹ نبول
لاکھ بیکتا تہا ہے اگر جھوٹ نبول
ایک لکھا جھوٹا ہی سے جھوٹ نبول
آگے تیروں تو ختم سے ملا دیکھو
جھوٹ ایمان سے لکھا نہ دیکھو

۵۹

سے خدا صداقت بنائی سے زبان کلام
تا کہ راہی سے خوش ہوئی خدا نام
کچھ کوئی ترنہ نصیفیت کے شے میں تمام
روح صداقت سے ہے مطلع اور کلام
عطر اغراض سے پر ختم پس جہاں سے
جھوٹا جھوٹا ہے ختم کلام

۶۰

بہر و بیکھو ایک راہ میں لکرا ہی
جھوٹا باش اگر جادو میں منو
کیا کہ اسے در حضرت کو بھلائے نشا ہی
نہو نکو دل کو دل میں جو کہ کوا ہی
روز اول جو یک عمر دنیا میں نے
ججج آگے نے چاہا اسے چاہا میں نے

۵۷

جمعہ کا روز تھا ترہویں بیع الاول
شجر علم کی کو ملا صدق کا پھل
موتی برساتا تو، بھوم کے لڑیا دل
بازن نور سے تاباں ہوئے درشت و عجب
صورت مصحف حق چہرہ حقیقت کی جلیق
دامن حضرت باقر کی گہر کی جلیق

۵۸

ایک ایک آپ کا ہر نظم و نثر کی معلوم
کہ ہے ابنِ نام سے اک نہ غیاں میں موم
ایک ایک ذات طہر بھی غنی و دریائے علوم
میکے افضل کمالاں کی اور خلق میں موم
بدوں کے واسطے نیل سبک ہدایت میں
فیض جابری خدا قلزمِ حرمت میں خجور

۵۹

سب خطاب اپنے لکھنے میں قلم و قاصم
کوئی نا غفلت میں کتب و توحید کی طاس
کینچن موڑتے تھے جنی مقام آسمان
لقب خاص تھا صدق پہ جہاں خطا ہر
تہنیت آپ کو پیر ایمان نے دیا
چو ہوئے نہ دیا فاق سجاں نے دیا

۶۰

جان شیریں کی کنیت تھی ابو عبد اللہ
عبد مودیا بہ رابطہ و خاطر خواہ
نقش پاکینا ارباں کے لئے دستِ خواہ
چو وہ بندے نقطہ ایسے آفتاب خواہ
پیکر میں جن تحقیقت کو نہ ملنے دے
سب جگہ میں محجوب کے کلمہ اسے دے

۶۱

عزت و جاہ ہیں ہر خور کاں ہے یکساں
شان تھی محبوبِ حق کی حیدر میں عیاں
فاطمہ کو کیا اندر نے خاتونِ جہان
سیر فلک میں تھی فیضِ جہان
نور ہر دو جہاں غالب و باقر کے
صادق آل نبی صلیب و نور کے

۱۱۵
 آج تک سیکھ عصمت کا جو قائم و دائم
 ہوں کہ حضرت جعفری ثانی پارس
 سے کزنا ہوں جو پو پو فیض الہی شامل
 منزل حج ہو طے صل ہو پو پو ہے چل
 سارے شوق میں صبا دلایت بھولوں
 قلم حج پہ بھی ناباوری دم لکھوں

۱۱۶
 بعد ایشک ہوسے حضرت صباؑ جو امام
 صبح صادق نے کیا تراست کو سلام
 قادریؒ کی کبریا جینے ہوئی شام
 تباہ سے جتنے ہیں پو پو ماہ بوقت غلام
 طوٹ خانہ کے لئے چاند آؤ کر آیا
 فراق دم کو کھلے پو پو دیا

۱۱۷
 ہر طرف دھوم ہوئی شانِ امامت کچھو
 کلفشانِ آپ جنبت بان شریعت کچھو
 کیا چلتے ہیں گہرا سہرا بیت کچھو
 مستوی رنگ میں قرآن کی صورت کچھو
 حسنِ تحریر بھی ہے جو ہر تقریر بھی ہے
 کہ منہم بھی ہے یہی ہے تحریر بھی ہے

۱۱۸
 جعفریؑ بزم کی آراستگی کیا ہو رقم
 تار کے گلہ سربستہ بھی یہ تنہا سے رقم
 نقاد و عارفِ قلبی وہ شہر عشق شمیم
 منظور ہوا تھا مہمانوں کا بالطفہ کرم
 چمچ پڑے کھانے کی نہ احسانِ محض و دریں
 فراقِ نعمت پہ بھی نیندیں ہو جو دریں

۱۱۹
 کاش نورہ لبر عطاء و الطاف
 قابِ قدسین کی تصویر پر اسرارِ طاف
 کھلے فطرت ذاتِ غریب طبعیت شفاف
 ہر طرحی پر وہ استبقرِ حجت کے خلاف
 شاہ کی باتوں میں ایساں کی اگر بھی تھی
 کھلے کے ساتھ خدیوئوں کی بھی شری تھی

P₅

۷۴
 اہل حق کی مجلسوں میں غرض کی غرض سے
 بس بس ملتے تھے باغلاق بلوڑا حضرت
 کوئی کتنا تھا خبر نیت کی نمایاں برکت
 کا فوں کے لئے بھی تحقیق تھا خواجہ نے
 مرنے پر سب کے لئے مخلصانہ دعا فرمائی
 دھڑکتے ہوئے بھی مرنے والے کو سلام بھی فرمائی

RF

کھیلنے والے تھے وہاں کی اپنی شہرہ
 کیا اس شخص نے خبر کی تھی غلطی
 نہ جانتی تھی کہ نہ ہو یہ کچھ مضطر
 ہوا تھے اپنے بڑے چلتے تھے کھانے سرور
 یہ بے نشان کر حجاب باسٹ کر تریں
 تھا یہ جوانوں سے اس طرح گفت و گو کریں

Q

۱۶
غیر کا غلام ہے یہ جاہلیں تحریک میں ملکر
کمال لانے کے لیے یہ بھی بے جا فساد
پکڑے گا اور ان فتنوں کے ذریعے
جیسے فساد میں نے مل جل کر
ان فتنوں کو نشت بہ نشت کر رکھا ہے

910

۱۹ء نے
بوجھل کلموں نے غم و ہرج و مرج کو
خیرت پہنچا تو بوسے پیام عربی
کہ قرعہ خن تھا کہ ٹٹھے پونے کیجی
سچی مانیادیاں عائد تھیں ہی ال بھی
کہ کنیزوں پر بھی تاجید حق اطفال بھی

2

کتابوں کی یادیں اچھوٹیں ہر منظر
تیرے لیے ہیں اب بھی یہی جو اکیلی تھی
جگہ بچھا تھا کہ تیرا کچھ بھی تھا
خوشیوں کے لیے وہ ایک لمحہ تھا
تیرے لئے خوشی تھی نہ مرنا بھوت ہوا

۱۲۵

اگر کسی سے فرزند نہ ملے تو غصہ
اگر کچھ غم نہیں آجائے کہ میں نے اپنی رضا
وہ بھی محنت خدا میں بھی خدا کا بندہ
کہا ہے یہ نہ ہے عیاں لطف خدا خدا کیا
راہ مہجود میں اس کو بھی کو آواز دیکھ

۱۲۶

بہن خوں کا تھا کہ اگر لگے غم
جیسے بھینڈا ہے یہ نہ ہے غم تو نہیں
فصل تیار ہو رہی تھی تو تب میں
وہ صحت عام کہہ کر تھے کچھ نہیں
لوگ کہہ کر تھے کہ آواز تھے کھانے کے لئے
در کے کھاتے تھے دیواروں میں نے کہہ

۱۲۷

کلمہ عشق سے جو چاہے آجائے
قربانی چاہے ہیں یہ جو کھانے لگائے
کھائے اور دوستوں کو اپنے لیے چاہے
پس نہیں ہوا تھو سے انبار لگائے چاہے
غص تھا ممنون کہ تم نے بنایا یہ ہے
اس اتنی آواز وہ فکیر جان آجیہ ہے

۱۲۸

بہن میں لوت سی ہو جاتی تھی تیار ہی ہو
باغباؤں کے قاتل تھے بوسے بھر کر
اپنی بھیجی یہ تھے تھے لائے شکر
بہن جلتے تھے نہیں میں ملے کلمہ
بھگوان اسم ہے نہ خراب میں جا رہی
بھگوان فیض کا دریا تھا جانی جا رہی

۱۲۹

وقت تھا دوستوں کے واسطے کراں
دوست بھر نہیں آجائے نہ لالہ
ہاگ لکے خدا وہ تھے نہ دیکھا لالہ
کہوں نہ ہو نہ مر سے عالم کی خدات لالہ
کے احوال کی سوا کو خبر نہ تھی
سب لطافت عیادت کی نظر نہ تھی

۶۶

ایک دن کو تو میں تھک چکا تھا کہ اب اگر یہ غم
ابھی اکھٹے نہ کر دے تو میں کھائی کھوئی
کے وہ کہنے کی سخت حق ہو اس پر
ظلم سے بے نشان تھی جی کی دشمنی
کے یہ قیدی ہیں کہ تم کیمیشینوں نے
ایسے کچھ کر لیا کہ ان کی زبانیں

۶۷

کھلے تھے وہاں وقت بڑھتا جا رہا تھا
تو میں نے سوچا کہ اب یہ غم بڑھ کر
ہو جائے تو میں سے یہ قدریں سب
داخل ہو جائیں اور اسے غم اور
بڑھائے کہ ان شخص کو کچھ بچا رہے
غم کیا بچو وہ خالق میں سر پرانے

۶۸

حق سے دور رہے وہاں کہہ کر کہہ کر
بالکل غصے کی فضا میں کہہ کر کہہ کر
دی رہی تھی اسے حال نہ ہوئی نہ کچھ
ہوئے تو ان کے کیا کیفیت نہ ہو عزیز
غصے کی بجائے تو حال نہ بلایا ہو
ہو نہ نہ وہی سب حال نہ لایا ہو

۶۹

اس کے حال کو تو فرمادہ کیا ہو
دیکھ دو سو درم اور دو سو سے ہزار
کہ چوہ صاحب حاجت تھی کہ اسے ملا
نظر کی ہوئے مال اور دنیا ایک ثابت
میں یہ شے نہ کرنا کہ کچھ بھلا کر
شکر خالق ہی کیا ہو جو ہے اٹھایا ہو

۷۰

سات دنیا اسے بھیجے بالظاف تمام
کہ ان تمام ہی اس دوست کو کہ اسلام
پس اس میں نہ کہے آیا جو حضرت کا غلام
دید یہ اس کو وہ دنیا کہہ کر کہہ کر
میں بولی میں مجھ فدا جاں بھی فدا
کہو آقا سے مراد فدا الی بھی فدا

۱۵۷

دین و دنیا میں سہارا ہیں مرا شاہ با
خوشتر کے دن بھی شفاعت کرتی آقا
کے غلام نے شہر میں جو یہ حال کیا
کیا بھروسہ کرتے درگاہ الٰہی میں جا
سات دہی صورت خیالات کو مرتفع
میں جتنے تھے ان سے وہ کہنے لگا

۱۵۸

بجز عجز کی غوغا طہریت ہوئی اب
فان سائل کو جو بھی ہوئی اگر یہ سب
حکم آپ کے نہیں بھی آپ سب
خدا کے ایک شیعہ کی کو بنا یا دیا
چاہے جیسے غم غم کو کیا دیا

۱۵۹

دھن آس سے مخاطب سنا دیا
اکل و غصہ ہوں میں تو بھی اس آگاہ
بہ بیچ انکار اس کی کو جیتے ہو
تو بھی دیکھو گا وہ خبر کیا ہاں ان کا
دل سے شوق ہو گیا ہے تو کیا

۱۶۰

تمام کہ ان کا شہ نہ چلے کیا کیا
راہ پر دین و دہاں کا سب
اک بچہ ان کے زین ہو گا کی شہر
فیض عجاز سے پیدا ہوا ہے اس
پانی تنصاف چلتا ہوا ہے اس کی

۱۶۱

قدن انہوں کی ایک طوط کو پیدا
آب کو اس نے بھی شفاعت تعالیٰ کو
دور کی محنت تھی ان سے جس علی
بچ میں نہیں تھا اک بارہ اوقاف کا
لکے تھی تھیں وہ سب نہیں بچا
بانی غلام نور ہو تھا شہر شاک خدا

۱۰۰

کہ عجب اندر ترقی میں نے کر کے شاہ اسم
ان کا منہ کھلائی تھی میں نے نہیں ہو گیا
جو نے دیکھا کہ یہ یہی چیز کا کلام اور اسم
وصف ان منوں کا تو ان میں میں نے نہیں
نظر کرتے تھے ہر اک سمت کھاروں پہ
مگر کسے تھے نہ یہیں کہے خاموشی پر

۱۰۱

کہ عجب وہ عالم کے عجب تھی اور غنی ہو
میں نے پایہ نہ تھا یا یہ تھی
موجود ہوئے اس حدیسی سمیت حضور
نہج ایک کی غل بھی آراش وہ منور ہو
دل کیا نہ دیکھو نہ ہو مجھ پر کے لئے
بانی لکھی پر ساتھی کو تو کے لئے

۱۰۲

نہ نہ وہ بانی بنا اور کیا نہ لکھو
دوسرے عالم سے برابر اب
اسے ساتھی مری جانب بھی کہہ کر لکھا
میرا دل کچھ بھی نہیں جانتا مجھ کی علیہ
بکرا چا کر اور دست سے دفع کر تا ہوں
سائنس نینیں مئی ترادہم مجھ سے ہوا

۱۰۳

ایک ساتھی کا لئے عظمت با اثر و نفوذ
وہ کے احوال میں اس نے نہیں لکھا جب
غواب میں حضرت صادق نے لکھا جب
نہج اس غواب کی تعبیر کیا ہے وہ اب
دیکھیں جو خوش دلا خود تھے تصدیق ہوئی
روشن ارباب ہو اس کی توفیق ہوئی

۱۰۴

میں بھی ہو جاؤں مئی تھی تصدیق ہوئی
یہ نہ لکھا کہ آں بھی ہو توفیق ہوئی
موج باد میں تھی زلزلت کو لکھی ہوئی
سافہم لکھیں کہ وہ اس کی توفیق ہوئی
حسن صورت میں تھی مئی کی توفیق ہوئی
میں مصحف تھی میں تھی صورت ہوئی

۱۲۱

مگر پھیل گئی غوثیوں کے کھانم میں ہو
میں لیتا ہوا دیا کے دلا جام میں ہو
روز و شب اور رات کمر عالم میں ہو
بیکوہ سے لے کر اسلام میں ہو
نیز پیر احمد نام تو سے کے پچھل
سخت کج پر اگر جاؤں تو میں پچھل

۱۲۲

مگر سبیل میں پھر حق کی پچھل
جاؤں ذریعہ سب کو کج پچھل
زینا کی پچھل کی تو سب پچھل
بلکہ فخر میں فخر تو کج پچھل
بلکہ سنا تو کج پچھل تو کج پچھل
پتا کج سب جاؤں کج پچھل

۱۲۳

سجیل میں کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
سجیل میں کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل

۱۲۴

مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل

۱۲۵

ساقیا یقین کے نام کج پچھل
لاکھ لاکھ کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل
مگر کج پچھل تو کج پچھل

۴۸
 ہاں صفوان علی بن ابی طالب علیہ السلام
 نے یہ روایت کی ہے کہ یہ شخص دنیا بھی نہیں
 نہیں دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

۴۹
 خلیفہ نہیں تو زبان مرعی جان خدا
 مالک ملک کہ اس شخص نے عجاظ زبانا
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

۵۰
 غنیمت سے احباب جو اللہ نے دیں
 انکا احسان نہ کرنا حق نہ کہ کفر
 جب کہ بزرگوار نے اس سے کوئی غلطی
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

۵۱
 بلال علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 کہ ان احکام کا وہ فہم نہ کر سکتا
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

۵۲
 توفیق کا ایسا بے آداب نام
 خدمت ہو کر ان میں کہما بعد سلام
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے
 نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

۱۵۵

یہ پائس سے مظلوم نے اس کو دیکھا
دونوں آنکھوں سے روناں کو گل تھلایا
کئی آواز خدا حافظ و ناصر مینا
شش و غیر لڑو سالک تسلیم و رضا
نہ کے یہ قیوم کا مجاہد اٹھ
روضہ حیات مودت و کرامت اٹھا

۱۵۶

مظہور سے یہ سب کو چنے نالہ ران
یہ پختہ نزل پہ جاوے تھا موجودیاں
دیکھا لکھنے سب ایک شخص کو کفر
لاؤ دیون میں وادہ صبر کے پختہ کھیلان
جہ سے یہ پائش رطلی عت و ادب
قدیر کون و مکان سے جابو و تیریس

۱۵۷

یہ سب سے اب ادب کی تہ و تہائی
تیس پیکر پوی کہ لکھنے سے مظلوم
سب سے حکم عالم جہ و جہ است خفت
سب پختہ کی کہ سب سے یہ ارادہ اسکا
اب نہ تو غیر کریں سید عالم اللہ
شہر نہ کسی پائس سے فرمایا کہ اللہ

۱۵۸

یہ کہ پختہ لو میں تو کچھیں اذن ترا
بولا وہ اتنا وقت ہے نکلن ابھی
کی ادب نہ نہ ناز و دھڑلے کی تھا
یہ پختہ کہ پختہ عالم میں سے بار
عرض کی اس نے یہ تو کچھ عجب کلام
وہ تم آپ پختہ سے تو نہ کہ کلام

۱۵۹

تھے است میں شہرین و شہر ادب
مظہور کے تخلص سے نہ بچا کچھ کلام
بہ یاد آیا اس وقت کہ ب و بلا
یہ کہ پختہ میں پختہ کلام
خود کی نصیب سے صبر و ضبط و ضبط
یہ پختہ کلامی تھے اور فرق عجب نہ تھا

۷۵

جو کہ خاندان نے پوچھا تھا کہ جب
مطلبین اپنی اجل سے ہوا تو سخت رعب
کہا وہاں کہ وہ بظفر کو وہ لکھ جائیں گے
سے منزل و دست صابر و شاکر آیا
پھر میت میں محو کو مسافت آیا

۷۶

ان کے قریب سے وہ آزار آیا
دیکھ کر کتنا تھا کہ وہ اپنے پرستار
کیسے سے ہی مرنے کی طرف ہو رہا
ایک لمحہ کے کما پوچھا تو جلد ہی جا کر
پوچھ کر دیکھو یہی ہو جو معلوم ہو کہ
پھر لکھا اپنے دربار میں معلوم ہو کہ

۷۷

یہاں تک کہ اس بھگت کی شہادت
کہا تو اس نے پھیل کر شہادت جلد فرما
اور ظلم اٹھانے سے ہم محو ہو کر
بہو لائے تو یہیں کہ کسوں پر جو رہا
دیکھو جو وہ یہ سب جو وہ سب ظلم کر
پھر لکھا کہ اس میں چھپ کر تو ظلم کر

۷۸

تیرے درامد کی میں نے پوچھا تو
جو جواب میں یہ صاف دلدادہ ہو کر
دیکھو کہ تو یہ پوچھ کر کہ وہ
پوچھ کر ایک ایسا درد کا شہید ہو کر
پاؤں دشمن کے وہ دشمن کا عاشق آیا
پھر لکھا کہ ان کا سب یہ صاف کر آیا

۷۹

تو تو یہاں سے تھے اور پھر کون کا پتہ
ساتھ انہیں گھر میں جو سب سے گھر
مگر انہیں کے وہاں تو گھر کی شہ
وہاں کے پوچھ کر کہ وہاں تو گھر
پھر لکھا کہ وہاں تو گھر کی شہ
پھر لکھا کہ وہاں تو گھر کی شہ

۵۴
 بی بی فخرت کی بی بی سرکار کا احوال
 فتح دین بخش کا بی بی سرکار کا احوال
 حکم و حقیقت کی بی بی سرکار کا احوال
 اس بلوریا غریبوں کو فدا ہے بلور

۵۶۲
 اک لفظ وصیت تھا نصیحت بجا
 کی تھی باکینہ ناز اپنے ہر شے سے
 بلکہ نہ اپنے لگا قبلا ارباب صفت
 جو بک بکچے نازوں کو نہیں دیکھا
 جو بھی ایسا بڑا دردہ جو کس کے لگا تھا
 شہر کی شہریت کا نام

صلیہ علیہ ابراہیم و آلہ
در تبقرآن و احادیث کی تفسیر
انقلاب کتبہ عربیہ چھوٹے نو دریا و صواب
مختصر میں اس نے دریا لانے کا ثواب
ساتھ قرآن کے ساتھ عزت کی کو مضامین
کو اور اصلاحی بی بی پر محبت و ادب

۱۰۰
 اے مومنو! تم سے یہ یاد رہے کہ
 جب تم نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا
 تو اللہ نے تم کو فتح عطا فرمائی
 اور تم کو اپنی رحمت سے
 بھر دیا۔

۵۵
 اے شاہ ولیا فاضل شریعت و فہم
 اب سوال کیا خیر ہو یہ کو شخصت الہام
 بیخوشی خس دیار و رتیبہ شہ کے غلام
 پہلے پہنچے تھے بزرگ رفتار و نام
 جاوید میں صحت کی دوا پکا تھا جامہ بھی
 لمبی بڑی تھی سجاد کا جامہ بھی

۱۰
 چھوڑیں یہیں یہی ہو گیا کہ مسلمانوں
 پہونچا ہوا تھا کہ مسلمانوں
 ۱۱
 رہا جو میں حیدر کی مسلمانوں
 بہر قافلہ دیا ہوا کہ مسلمانوں
 ۱۲
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۳
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۴
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۵
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۶
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۷
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۸
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۱۹
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 ۲۰
 ہاں ہاں کہہ کر کہہ کر کہہ کر

تاریخ ختم تصنیف مرقیہ نداء الامجاد علی الشانی شمس الہجری
 جو پڑھے مصنف کے لئے دعا کروں

رباعی

تعریف ہو یہ پیمبری پھولوں کی توصیف دہنا ہو حیدری پھولوں کی
 میں پڑتا ہوں مدح صادق آل رسول مجلس میں ہر ایک ہو جعفری پھولوں کی

رباعی

حاصل ہوئی شپیر کی سرکار مجھے دُربار جو ہی ملا وہ دُربار مجھے
میں مخبر صادق کا ہوں مداحِ خیر قرآن و خبر سے ہی سروکار مجھے

دیگر

اسلام کی کشتی کے سہارے ہیں حسین ایمان کی منزل کے ستارے ہیں حسین
ہو حسین حُیْنِیْتُ حِیْنِ اُس کے ہیں کہتی رہے دنیا کہ سہارے ہیں حسین

مشرقیہ ۹

ہفت آئینہ گردوں میں جلا کس کی ہے

تعداد و بیش (۱۲۶)

در حال امام موسیٰ کاظم

مصنف

سید سرفراز حسین رضوی ختیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی چھاپک لکھنؤ

زیارت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَثِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَجَّةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَدَأَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ انْتِثَاكَ
 نَرَا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ
 مُوَالِيًا لِأَوْلِيَاءِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ
 يَا مُؤَلَايَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ
 مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْأَلْبَابِ وَ
 مَهْبِطَ الْوُحْيِ وَمَعْدَنَ الرَّحْمَةِ وَخُرَّاتَ
 الْعِلْمِ وَعِثْرَةَ خَيْرَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ
 رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تاریخ ولادت: ۱۲ صفر ۱۲۸۰ھ تاریخ شہادت: ۲۵ رجب ۱۲۸۳ھ

دفن کاظمین بغداد

۱۰۰

بخت آینه گزین درین بزم
ازین سبب که درین بزم
ساقی نعلیم زینب ازین
خداوند که درین بزم

۱۰۱

بخت آینه گزین درین بزم
ازین سبب که درین بزم
ساقی نعلیم زینب ازین
خداوند که درین بزم

۱۰۲

بخت آینه گزین درین بزم
ازین سبب که درین بزم
ساقی نعلیم زینب ازین
خداوند که درین بزم

۱۰۳

بخت آینه گزین درین بزم
ازین سبب که درین بزم
ساقی نعلیم زینب ازین
خداوند که درین بزم

۱۰۴

بخت آینه گزین درین بزم
ازین سبب که درین بزم
ساقی نعلیم زینب ازین
خداوند که درین بزم

۱

ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک
بروز کی کوئی کو ہر ایک کی طرح
جادوئے غم غم غم غم غم غم غم
دائر سے غم غم غم غم غم غم غم
ایک ایک لفظ میں غم غم غم غم غم
میں ہوں وہ غم غم غم غم غم غم غم
ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک

۲

ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک
بروز کی کوئی کو ہر ایک کی طرح
جادوئے غم غم غم غم غم غم غم
دائر سے غم غم غم غم غم غم غم
ایک ایک لفظ میں غم غم غم غم غم
میں ہوں وہ غم غم غم غم غم غم غم
ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک

۳

ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک
بروز کی کوئی کو ہر ایک کی طرح
جادوئے غم غم غم غم غم غم غم
دائر سے غم غم غم غم غم غم غم
ایک ایک لفظ میں غم غم غم غم غم
میں ہوں وہ غم غم غم غم غم غم غم
ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک

۴

ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک
بروز کی کوئی کو ہر ایک کی طرح
جادوئے غم غم غم غم غم غم غم
دائر سے غم غم غم غم غم غم غم
ایک ایک لفظ میں غم غم غم غم غم
میں ہوں وہ غم غم غم غم غم غم غم
ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک

۵

ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک
بروز کی کوئی کو ہر ایک کی طرح
جادوئے غم غم غم غم غم غم غم
دائر سے غم غم غم غم غم غم غم
ایک ایک لفظ میں غم غم غم غم غم
میں ہوں وہ غم غم غم غم غم غم غم
ہوئی ہیں جس درجہ کی ہر ایک

۱۱

میری آنکھیں ہیں جو حقیقت وہاں تک
شفقتی رنگ میں دو باہو ادا لاکھ

۱۲

جو کہیں جو کہیں کہیں ہم کا مزار
خضر ترقیق کا از اس سے پہلے جو مزار

۱۳

خوشنماں سے میں ہر اکبر کی طرح
خاک کے تونے میں رہنے خرمیوں کی طرح

۱۴

دور تک نہرت عرب چو کہ گزشتانی
رات بھر اویں چھو کاہ و زین پرانی

۱۵

جسید انوکھ دریا کا سہانا منظر
وہ کہنا ہے کہ بہار کے لکائے کبر

عالم فرور دھڑکا تو ادا لاکھ

نقش پویر اور دھڑکا تو تابان کمر

نثر تیکر کا تاج فلک جاتا ہے

عطر خلاص سے گلستہ ملک جاتا ہے

۱۱

جائے پھر پکھڑا ہاں صبح عاتی کی بہار

باز قدر کے پختے ہیں بیابانوں میں

نوٹی جاتی ہو فضا کہ کی میرا تیری

۱۲

صاف میرا کہ صفات تینوں کی طرح

ناتانہ پھر پختہ کی کہ سفینوں کی طرح

چشمے ملج صبا کی ہو منظر کی طرح

۱۳

وہ ہوا سرگرداں کو تو توئی و عانی

چو کہ کی پھر پختہ میں وہ طغیانی

خارجی کہ شمع سے پھر شہابی کی طرح

۱۴

وہ کہنا ہے کہ بہار کے لکائے کبر

جسید انوکھ دریا کا سہانا منظر

خوشنماں سے میں ہر اکبر کی طرح

۱۵

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

وہ قدر ہے کہ وہ شاعر کا
دماغ میں ہر قسم کے فاضل
بھارتیوں کی طرف سے فاضل
پیشہ کاروں کی طرف سے فاضل
صنعت و تجارت میں فاضل
اس کے لئے بہترین اور سچی

۱۷
 ہر ایک کی اپنی اپنی فضا میں رہی
 نہ رہ سکتا تاثر نہ ہر ایک کی فضا میں رہی
 نہ تھا سب کا لطافت ہے نہ تھا انہیں
 جو اسے خواب کہے اپنے ہر ایک میں

۱۰
 حضرت علیؓ کے لئے ایک شہادت
 اور ایک نصرت ہے جو کہ غلطیوں کی گواہی
 دے گا کہ جو لوگ ان کے لئے شہادت
 دے گا وہ ان کے لئے نصرت ہے اور وہ جہاد کے

[illegible][illegible]

۱۲۱

تجلیتین جو تو ازم کے کھانے
آن ہی پرینے کے شریک خیال
میں کھانے والے کون ہیں خیال
مگر حق پرستوں کی ہمت
جائے ترقی پر ہی رہے تو کیا کم
پہلے چوکت پر ان کے ہجرتوں

۱۲۲

کے مجبور جو مولانا غلامی کے
دعا مانگ کر آئے ہیں وہ کیا
ایک سو فیصدی کا نام کیا
جیسے پہلے سو فیصدی کا نام
کام میں کس میں نیت باز ہیں
کس میں پھر وہ سو فیصدی کا نام
نہ اقدس

۱۲۳

دو دنوں پر تیرہ روزہ اور تیرہ دن
رو بہ یک سو کر دے تو تو تو تو تو
جیسے تیرہ دن حاصل نہیں تو تو تو
حال فی الحال اگر ایک ہی کھانا
ریت باقی تو تو تو تو تو تو تو
میں تو تو تو تو تو تو تو تو تو

۱۲۴

السلام اور دین دارہ غریب بنو
دارت عابد ببار اسر میراد
باید یارب عطا اب ان میراد
بانع زہرا کے گل تازہ گلے شاد
ای بار خشتان پر میراد
ای گل سرگلش مجھ پر ہے

۱۲۵

جھجک بھول شقی باغ میں پرینے
استھا خانہ پرینے میں غم فراق
میں پرینے میں غم فراق
میں پرینے میں غم فراق
میں پرینے میں غم فراق
میں پرینے میں غم فراق

۳۴

چرخِ عالم میں نام لکھتا تھا کیا نورِ خدا
برہنِ بصرِ عینِ حق کو لگنے دیا
سند آرائے امت پہ سلطانِ ہوا
دورِ حضور کا تھا زور تھا عباسیوں کا
دشمنِ باغِ شمشادہ خجستہ سے تھے
خفجری بھول تھا اور پڑا کاغذِ خط

۳۵

گرچہ بصرِ عینِ حق سے جو نورِ علم
اگر کیوں ملے گا بھی دورِ تھا ظلم
شوقِ سادات کی کھنکھاتی کھنکھاتی
خاندانِ نبوی تھی طبیعتِ برہم
ظلمِ ایجادِ دہو اگر تھے خلدوں میں
کتنی اولادِ نبوی جن کی یادوں میں

۳۶

بہنیں میں مودِ موری بن کر
یہ بھی تھا پینہ بزرگوں کی حق پرست
ایک سال رخ رکھا بوی کا ظلم اگر
یوسفی آدمی بن موری تھا شرم اگر
عمدِ نیل نہ تھے تم کتنے بھی تھے کیا
نام سادات کے دنیائے کج کیا

۳۷

میں ایک عوارہ بوجھِ کلید
حاکمِ وقت نے یہ فتنہ کیا
کہ غلی غلیط میں تھے کیا غصیب
قتلِ سادات و فساداتِ تیار کیا
تم کو دولت جو ملی اور لگا لگا
میں کو دولت جو ملی اور لگا لگا

۳۸

جورِ باد کی جواروں بوا کرتے تھے
اگلے ویسے تھے سامون ایک ایک
گر میں باموں کی بجائے فانی تھیں
دو کہ ایک کو خفجری کا تھا یقین
ایسے باتوں میں رہا کوئی کھیل نہ تھا
دولوں آپس میں مخالفت تھی سبھی تھا

۱۲۱
 ایمن کی بارگاہ کی کمال
 جہاں میں ہے وہی عالمی کمال
 جہاں سے جہاں دورہ آئے کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال

۱۲۲
 عالم تھا خود بخود لادنی
 یہی ہے کہ طبیعت کم آرا کی
 دل میں تھا جہاں تھا وہی شاعری
 میں نے اپنے پرستار کی عالم کی
 ایک شاعر کی عالم کی
 شاعر سے جہاں جہاں لطیف کمال

۱۲۳
 تھیں یہی صفت تھیں وہی غضب
 جہاں کہ بہاں سے جہاں غضب
 اتفاق کیا کہ وہی شاعر
 دل جہاں سے کہ تھا غضب جہاں غضب
 جہاں سے جہاں سے جہاں غضب
 جہاں سے جہاں سے جہاں غضب

۱۲۴
 سب کی وزیر یار کی شرف کمال
 تو صدیق احادیث کی باخبر
 سب سے جہاں سے جہاں کمال
 کوئی کہتا کہ وہی شاعر
 جس وقت وہی شاعر کی کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال

۱۲۵
 دیکھی ہر وہی جہاں سے کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال
 جہاں سے جہاں سے جہاں کمال

۱۲۱

مذرت خواہ ہوں کہ شہرہ کے
آج ہوا اسے بدتر گذر گناہ
کہ اسے میں کرتا ہوں کلام گم ۲۹
سناواں میرا غلیظہ ہر بار حق و انصاف
راہ فرود میں کھاتی جو محبت اسکی
بہا و حب از انہیں طاعت اسکی

۱۲۲

کہ غم ہمیں ہر جلاوہ مدار
اسے غم میں یا علم میں کو یکبار
کہ ہم میں کو درنگ میں نہ پھر دیا
ہو کہ تیرے میں اسکی کاد لدا
پاؤں شہر کا پیر میں نہ زنا کرو
جب جلاوہ میں اسکی گرفتار کرو

۱۲۳

بچہ نہ بھاڑا اگر بیان کم
ناخن غم سے دریدہ ہوا دان کم
پوں کھا خاندہ تقدیر غم ان کم
صحن شکر کا نمونہ پر بیان کم
ایک مضمون کے قید میں پر بیان
پوشا میں میں کھیلے ہوئی غم ان

۱۲۴

جسم غم نہ ہی برتوادہ از شہرہ
غیر میں کہ مصلحت اتفاق ممتاز
موجود از جو یکا ہوس کہ بعد نماز
یہی حالت میں اسے وہی علم کہا
حد باب میں کہ تم آرا پوچھو
وقت و زمانہ میں کہ بھلا پوچھو

۱۲۵

دین کا تھک نہ پوچھنا پوچھنا
پھینک دینا شہرہ والا پوچھنا
کہ کہ پوچھنا کہ حضرت کھینچا
وہاں شہر کا آرا جو قید ہوا
اور یہاں جھجکا جھجکا شہرہ پوچھنا

۵۶

دافن حرم مہر و فخر کشت کا دلدار
کھلتا تھا اکھ بے پردہ زینتِ دلدار
صحیح کو سب کو خوش نہ رہا بے پروا
چند لمحے کے تھک چکا تھا بے پروا

۵۷

اتنے دن قیدِ مہر و فخر علم و کمال
تا پہ کمال پہنچے پھر بوجہِ فنا
سب کچھ کھینچ لیا اسلام بے پروا
اور کچھ بچا رہا دنیا کی بے پروا

۵۸

اک غلامِ حبیبی پر بھی یہ ایک تیرام
ناظرِ حال ہے قیدِ بیجا و شرام
آگے سرسوز وہ کرتا تھا یہ کلمہ کلام
اداسی کے ہی تھے یہیں دُعا کلام

۵۹

شک ہے کا نام نہیں اس کی باں پر صلا
لہذا الحمد للہ لشکر کی آفتابِ صلا
کام اور ادو و وظائف بھی بے صلا
کبھی قرآن کی تلاوت بھی نہ صلا

۶۰

جس کا طول بنا ہی تھی قیامت
نہر و تباہ کوئی کمرِ محفلِ ناز
کھلتا اب وقتِ عامہ کوئی کمرِ محفلِ ناز
کے ہیں شوقِ حقیقی سے بے نیاز

ن ۱۰۱ کا مل سے مشابہ ہوئے ناخن کے چال

عد یہ سرخ شاید میرا تیس صاحبِ کامیاب ہے ۱۱

۱۱۱

صفتی ہوں میں ارقب کجی محمدیہ
اس کی پر حقیت کو قرآن ہا اللہ کا نور
میں کجی دل سے ہے اہل کی ظلمت کو نور
میں جو ابد ہے دام امام جمہور
منتخب سے زمانے میں حقیت کی
دل رخ کجی مدخلی حقیت کی

۱۱۲

ایک تو بہ وقت کجی عبادت کجی
تو کجی تو بہ وقت کجی عبادت کجی
بہ وقت کجی عبادت کجی عبادت کجی
تو کجی تو بہ وقت کجی عبادت کجی
تو کجی تو بہ وقت کجی عبادت کجی
تو کجی تو بہ وقت کجی عبادت کجی

۱۱۳

کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی

۱۱۴

کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی

۱۱۵

کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی
کجی عبادت کجی عبادت کجی عبادت کجی

۶۷

بہرہ کے اسٹک کو بارون بہت لگھلگایا
ظلم تازہ ستم ایجاد نے پھر دکھلایا
واس منظر کو ظالم نے بیان کیا
ہائے بغداد میں شہر کی مس آریا
کے قریب سے گری کی بلا سے قومی
کے جہ سے کیا جب قفس اس قوم کی

۶۸

آج بغداد میں جب داخل نماں والا
ہیستے فضل بن بیع آپ کا دربان
تھا یہ قد غن میں تجھ کیفتیں والا
یاں تو بیکس پر نشہ دریا جھکے
ہو گیا خون میں آج کا پانی
کس کی تیر میں کی بجی ہو کی

۶۹

حکم دینا تھا ڈیر بانوں کو رو پیچ
دیکھو اس کے لیے مہاں پہ ظلم
جو سے قس کے سب سے نر کی
فضل نے کس دیا باؤ نکلا دینے کی
لاکھ مارا اسے عالم خود کھلے
قتل ہو گا جہاں کبر ہو گا

۷۰

ہیستے فضل کی حالت ہو اب ہم شہری
معلق ہوئی کیچی کے حرارت کی
کہ کیا نقل مکان کی نہ ہو
ایک آن خانہ کوئٹہ میں گلہ نشہ کوئی
خاص کی کا غلام کیچا دربان
وہ بھی حضرت علی شہید کے قریب

۷۱

غیرین الیک کے جسے کہا تھا عیاں
باغ لاموت کا آن تھا کج فرائض
لاغر تھا ہوا تھا مالک کلزار خباں
حالت جو میں تھا بھینے والے نکال
طاقت قی میں خبر کی کل شراہہ کو
ایک چادر کے افان کو افتادہ کو

۱۷

مغنیان قید میں بجا رہے تھے
دیکھو دیکھو تھے اعدا ادا دیکھو
ایک سہرا علی بن سید تھا
مغنی کہنے لگا کہ وہ کہہ دیکھو

۱۸

قبول دینے نماز اٹھ کر ہوئی وقت
کہ اچھو کہ خود را بنہ کر کہ تو تیرت
جسے قرار ہی یہ کچھ لکھتے
نظر ترقی سے اب کچھ خد کی قدرت

۱۹

قلم حجت باری کا سفینہ دیکھا
صوفیاں نہ شہادت کھوئے دیکھا
پایں ہی وہ قوسوں کے دیو دیکھا
جب وہ لکھ کر ورد لکھ کر ہے

۲۰

جب بجا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کہ ہے بند لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کی جو قیامت کی یاد لکھ لکھ
ساتھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۲۱

جائے طفلان سننے بدوہ اکھ
آنا جلدی کہ در پیش لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ہم کہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

کہ بزدل کچھ کو نہیں سمجھتا
 کہ وہ بیب لگی بیاں کی عمارت آتی
 آٹھ کے حسرت کی گھٹا حذر کرتی تھی
 جنگی شیشہ صوبہ فلک مینائی
 جس کی اس نے قوت بخش کر اب بچاؤ
 ایک عرصے نظر آئے وہ وہاں ہی
 ساقیا حشر ہو آئی جامی بکھو
 مست ہوں دل پر کیفیت کیون معطلی
 وہ بہار اور اگر اک حسرت پہنچے جاوی
 جنگی شیشہ صوبہ فلک مینائی
 جس کی اس نے قوت بخش کر اب بچاؤ
 ایک عرصے نظر آئے وہ وہاں ہی
 ساقیا حشر ہو آئی جامی بکھو
 قدرتی تھیں اپنے موہنی کا وہ در
 ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں گھٹا حذر کرتی تھی
 لاگو ہو چکا کہ مرنے کا لمحہ
 اچھا چلے گی یہاں آگ لگا کر
 گلی مکے میں یہ بزدل کہہ کر
 جھکیاں غنچے بجاتے ہیں تھے تو
 اچھ اقبال پہنچا کہ کھینچی گئی تھی
 دارم کو وہ پہنچتی تھی تھی
 بڑھ کے جانے کی گونج تھی
 مرنے والی رہتی تھی
 کہیں ہنسنے دیا پردوں کو کہیں دیا
 جب مرنے کوئی شاعر دیکھ دیا

عاشق

بر سر ساقی ای دریا نه دانی
بر زنه هفت فتنه ساقی
بلبل در نه بلبل از فغانی
بیمخار نه اعجاز بیانی
فلم صحت آینه حقیقت بیانی
مخارج از نینس تو است ای

عاشق

در عفاں که بودی باب عشق
ای که صبا یک علم دلالت عشق
کیمین که می دانی دلالت عشق
یک است و دو فغانی عشق
و ده بی میری بی علم باب عشق
سجی بی بات که که به به عشق

عاشق

ست جگر این صفا تو کی تو
تو در صفا به دانه تو تو
بلا به تو تو تو تو تو
شمار تو تو تو تو تو تو
کره به تو که حب پاید عشق
صفا ساقی تو تو تو تو تو

عاشق

ساقی از الفت تو چه تو
از تو به تو تو تو تو تو
بلا به تو تو تو تو تو تو
شمار تو تو تو تو تو تو
کره به تو که حب پاید عشق
صفا ساقی تو تو تو تو تو

عاشق

شکر و شکر لیل و شب تو تو
سازد از تو تو تو تو تو تو
بلا به تو تو تو تو تو تو
شمار تو تو تو تو تو تو
کره به تو که حب پاید عشق
صفا ساقی تو تو تو تو تو

१०

یہ امر کہ با حجاز الاموال
کہ کہ جس سے وفیقہ دین دنیا
سے بجا دلالت برہم کی دنیا
بہر ہی نہ کہ اقل عقد اسر خدا
عمر غفر من در ہاتھ کی جو ہستی یک
مجاہدین کے کہ بجا ہستی کی ایک

१२

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

٧٩

[illegible]

محرم
کھانا قید میں رہا است حالت کی کھانہ
حاضر خدمت قدح میں ابوالبرکات
افس کی شریف خدیجہ خیرہ ہوا
کلمہ حق بلوایا ہوا و کلمہ
دینی ال شہداء کتب میٹھا ہوا
رجل کلمہ کو فتح کتب میٹھا ہوا

१०

۵۹
 علی بن ابی طالب و ائمه اطهار و ائمه الهامی
 از آریب پنج ایست بر کفایت
 بجز که با حق است بر کفایت
 و نه بجا نیست بر کفایت
 فضل که با حق است بر کفایت
 فضل که با حق است بر کفایت

۷۷

فضل را بریں آریامح فضل کو
پوچھتا کیا جو شریعت کا پتا ہو تو ہم
اس کی آیتیں نہیں نہ بدو جناب ہم
ابن عمر کے لکھا را شریعت کو ہم
تا پسندیدہ ہے اور ازودہ لایا شریعت
رحمہ اللہ کے قرآن مجید یا شریعت

۷۸

والکرم تقدس میں یہ لکھا را مغرور
حق یہ جو وارثوں کے فضل و شرف
کیوں نہ ہے پائین میں نے امام
شرف نے فرمایا کہ تو شرف دنیا میں
تم فقیر کی دوزخ و لکھتے شرف میں
قدوس بھی جو فقط یاد الہی سے غرق

۷۹

پانی پانی ہوا یہ کہ وہ حق کا شرف
حضرت علیؑ کے عطر انگاریا حسن
ریش اقدس کو مسطر کیا کہ شرف
زینت گلشن اسلام سے یہی ان بن
نور عبود سے لبان زمیں روشن ہے
آپ کے لکھتے بھیا کا چینی روشن ہے

۸۰

فضل نے پوچھا انھیں یہ شرف ہم
احمد میرا کہی یوں اہو پیچ بہ ہم
کسی عفو و بخشش کے نقطہ ہم کو قرار
کہا ہارون نے پیشانی عجیب ہم کو
سیرت کی کھجوریں عیاں شرف کا لکھا
اس محل میں لکھی انبوء فرادیں لکھا

۸۱

کہ شرف سے صدر آتی تھی یہ تنہا
بھیک سے ہاتھ سے ملو را بھی اوصاف
بہ ارادہ را خاں نہ ہی تو ہو لگا ہلاک
کہ یہ یہ فقر میں لکھی جا لکھا خاک
فضل بوقت نہیں لکھو یہ وہ حالت میں
دل میں لکھتے ہیں کہ وہ خیریت باقی

انے
جہیز ہر مولائے نہ تھا تیرے
باز آیا نہ تھا ورنہ کھا چکا ہوتا
تو کمر سے اس روز کی تیرا
تو بچا تھا غلام تیرا بچا تھا

انے
تھا گنجان شہر دور اک این تیر
ایک لکھنے لکے ایک کراہی تیر
بعد روز کے حالت کی جا تیر
تیرے روز سے بگوشی دور کی تیر

انے
کچھ امانت سے ہمراہ ہی تیر
اب اشتیجی وقت ہے دیکر کی
بولادریان خوشی کو تیر
سے مان غیب اینیں پیر کی

انے
مگر زیادہ در علم ہی کا دلدار
میں فرمایا نہیں قفل کا کھلنا دکار
دیکھا جاتا جو دیر کی طفت کو تیر
کہ یہ کھولے اچھلے پو شاہ تیر

انے
موت کا وقت ہوا جان بھر تیر
بچا ہر دن نے کھانہ ہر لاکھ تیر
کہ وہ شہر ملک کے ہاتھ
کہ کھانے کے لئے شاہ اکرم کے ہاتھ

فوق کر تے تھے وہ انکا امام کلم
سک بلے آدین ہائی پینچا کلم
میں سے پھینکا اسے ان کے دافق میں
کھائے وہ مگر انی پر خوار تھے
تاکلم سے جو کلم آئے کیا
کلم نے پینچت میں دینے کا

کلم نے
جام کلم کو جنت پہ پہنچا
جام کلم کو کلم نے اسے
پہنچے زندان میں کلم کلم
پہنچے پینچت میں کلم کلم
کلم نے کلم کو کلم کلم
پہنچے کلم کلم کلم کلم

کلم نے
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم

کلم نے
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم

کلم نے
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم
کلم کلم کلم کلم کلم کلم

۱۱۱

کون تھا کہ اگر کرتا ہویت پر ناز
دیکھیں غصہ کو کون ہا یہ سلطان جبار
شاہ دیا یوں کی وہ چھلکے چھلکے آئے از
غلام کے ہاتھ کے فقہ کو گھرنے والا نہ
پتا چا کوئی رسم دہم عید کے لئے
پتا لگا کی جفا سے بیچارے کے لئے

۱۱۲

ایک بیدار پر بھی اگر بیدار
جس سے قید کر کے تھا قید بیدار
جب سختی سے بھی گھر سے نکلتا تھا
لا یا کچھ لوگوں کو کچھ وہ بھلا کیا
مہر خاں نے نہ بیکار تھا بالآخر
گھر کی کڑی قید سے بیکار کیا آخر

۱۱۳

اب اس طرح جابجی کر چکا ہے بیچارہ
کے اندر اور اٹھنے کے لئے لڑا نہ
اگر قید کر کے رہے ہو تو شاہ نام
بوجھ ہے جس کے حال تھا کہ کھلا
جوہر نے کہ مقتدر شاہ ابراہیم
قید کی قید سے چھٹے ہو کر آزاد ہے

۱۱۴

ساتھ اور اس لئے نہ ہاں عدا
برہان کی طرح قید ہو قید آزاد
سے چھٹے کی طرف لا کر وہ قید
کہ جبر سے قید پر یا رسم یا دشاہ
لوگ ملک کے خلاف کا تھا دشاہ
جبر خاں نے کہ کھلا ہو لڑا دشاہ

۱۱۵

اور اس لئے بھی کہ قید کا تھا قید
قید ہو قید ہو قید ہو قید ہو
جبر سے قید پر یا رسم یا دشاہ
جبر سے قید پر یا رسم یا دشاہ
جبر سے قید پر یا رسم یا دشاہ
جبر سے قید پر یا رسم یا دشاہ

۱۲۱
 حضرت ابی بن کثیر رضی اللہ عنہما
 موسیٰ ابی کثیر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحق

5/2/1967

۱۰۰

بان قاری پہلے یہ روایت قبول

13

۱۶۶
میرزا محمد باقر کے تخلص

三

منه

وہابیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

از این جهت

۱۳۹۵ سطر ۱۲ - اتفاقاً پیدا شد
در آن خبر ۱۲

13

فہم کی ایک نئی کتاب

مجلس

کے لئے

۱۰۰

[illegible]

27/10/20

وہیں لکھی ہے وہ کتاب عربی ہے

२५

[illegible]

مجلس

...

١٠٠

2000

三

پیردیت پیمانی بابر از انشاء

7

میں نے اپنے خطے کے ان لوگوں کو

10

...

100

مجلس

2

100

اے میرا بیٹا! یہاں یہ مضامین لکھ کر
 قاری بھی بخوبی دیکھ لے گا کہ
 کہ یہ افکار زمانہ سے کتنے آگے تھے
 تمام مومن بھی اس پر ایمان لائے
 بلبلین میں میں پرستش کرتا تھا
 دیکھیں کہ یہ کھسپاں گلے عجایب ہوتے

بفضل تصنیف مرثیہ ہدایتاریج ۱۲ ارجادی الاول ۱۳۵۳ھ
باختتام رسید

رباعی

مشہور ہے ذوالفقار شمشیروں میں
سجاد کا غم موسیٰ کاظم کا ملال

بچے وہ تو کچھ نشی ہوں گے گیروں میں
جکڑا ہوں خمیر و ہری رنجیروں میں

مرثیہ

فردوس کی ہوا کے بارغ سخن میں ہے

تعداد و بیت (۱۲۱)

در حال امام رضا علیہ السلام

مصنف

سید سرفراز حسین رضوی جتیر لکھنوی

مطبوعہ نظامی پریس آہنی پھانگ لکھنؤ

زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

يَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا شَمْسَ

الشُّوْصِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَنِیْسَ الْغُوْصِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْهَدَى فُوْنِ بِأَرْضِ

طُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُغِیْثَ الشَّیْعَةِ وَالزُّوَّارِ

فِي یَوْمِ الْحِزَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ

صَلَّى اللهُ عَلَیْكَ فَاشْفَعْ لِيْ

تاریخ ولادت ۱۱۵۳ھ شہادت ۲۳- ذیقعدہ ۲۰۳ھ

جائے دفن شہر مقدس
خراسان

۱۶۶
 فردوس کی بزم اسرار کی محفل
 قیام پناہ گشت خلد و فنا کی محفل
 در جہنم و جہان کی محفل
 حبیب سبیل الہی کی محفل
 سلوٹ کی محفل
 اہل ایمان کی محفل
 ہر ایک کی محفل

۱۷
 دریاں کوئی نہ پانی نہ دریا
 بتائیں کہ کجی و کجی
 چرخ چرخ صحت و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی

۱۸
 بددوہ کی فیر بیکر
 اس دریا کوئی نہ دریا
 بیست سال کی کجی
 چرخ چرخ صحت و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی

۱۹
 انا نہیں کہ کجی و کجی
 کجی کی کجی
 بددوہ کی فیر بیکر
 چرخ چرخ صحت و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی

۲۰
 محبوب کہ کجی و کجی
 کجی کی کجی
 بددوہ کی فیر بیکر
 چرخ چرخ صحت و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی
 اہل کرب و کجی

نشان می لطیف با اثر ابراهیم
بجوئی نشانی آمل جلال می
موج امانت نشان می
تخت امانت نشان می
اختیار می نشان می
سازگار می نشان می
بجوئی نشانی آمل جلال می

اعمال ابراهیم نشان می
بروئی کتاب نظم ابراهیم
اصحاب کتب و خطیبان
پیشانی ابراهیم نشان می
دوازده روز پیر ابراهیم
برش نشان می نشان می
بروئی کتاب نظم ابراهیم

سختی نشان می نشان می
پیشانی ابراهیم نشان می
برش نشان می نشان می
دوازده روز پیر ابراهیم
بروئی کتاب نظم ابراهیم
پیشانی ابراهیم نشان می
برش نشان می نشان می

موج ابراهیم نشان می
مفسر ابراهیم نشان می
اصول ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می

موج ابراهیم نشان می
مفسر ابراهیم نشان می
اصول ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می
جمع ابراهیم نشان می

Pr

Pa

92

१७

۱۵
چلنہیں بری ہر دم سے لڑا
بنا رہتی وہ فرما دے کہ کیا
پہنچی ہو قلم کے شراں باغ
سیر نہ توین ہم پر استار میں کیا
وہ بکارت بن چکی گئی
دیکھ کر کوئی بھی کجا گری

عہدہ بنائے شہرت و عہدہ کو کچھ بگاڑے خود دھڑکیا شخصیار

ان ہندوستان کو قتلے فضا پر کر دیا

لائے اور جو باغ و بہار کی طرح
 گشت و شریعت میں نہیں تھا رفتی فضا
 جہاں بیوں کے لئے اور سے فتنہ کا زور تھا
 دن کے لئے فساد سے الگ تھک گیا
 ہر شے میں نیابت و حق تعالیٰ کی
 دامن بلایہ عید تھا ساداکے لئے
 احوال کا تھا دور و فساد کے لئے
 دل میں خیال کرتے تھے یہابی غلام
 ساداکے لئے کہ جس نے دنیا میں فساد
 ابرو کھلے پر جو کھلے وہ بدعت تھا
 یکہ کوئی شریعت میں فساد نہ کیا
 عالم کو کچھ کہہ کر طلب نیک نام
 فرضی غلطی طینا بنائے امام کو
 میں علم فضل و زہد میں نہیں وہ نہ
 حاجت نہیں میں کی تھی حیرت
 اس عمدہ و عظیم کا مژدہ ناواب
 سادات ان کو جلتے ہیں تاج اب
 سکہ دلوں پر کبر حیرت بھانے لگا
 ان سے خاطر سے نہ کوئی شکر لگا
 میرا ہے خود غلط نہ کچھ کی جو تیار
 سب کچھ کھلو عالم کے منتظر کو پادار
 منسوب یہ تھا کہ ہر دول شرافت قرار
 بے قائل فضائل و لایہ خاکسار
 ہزار زور و جود کچھ یوں خفا کے نوا کو
 قہو نصیب کرتے دولتی حکمت نظر کو کو

۱۱۱

نا سو رہا ہے کہ میں کاظم کا مخلص
افسوس پہ چہ قید میں کھا لکھنا صبر
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
تجربہ کی باتوں کو دیا ہے بچا نہ لے
جب تک کہ صبر ہمارا اس آگے نہ
بلکہ کتنے انتہائے اس کے گھر
زندان میں جو باقی ہے اور اگر

۱۱۲

میں نے اپنے دل میں یہ قرار دیا
میں نے تو ان سیدہ کی بجا ہوا
نائب کی جگہ پر جیت پودہ لگا دیا
اب اسے خاندان میں نہیں لے رہا
تم سے مرثیہ ان کو باقی بھائی
جو کچھ ہو تو تمہارا بھائی ہے

۱۱۳

گو یا ہوئے زبان و کلام میں
ای قہر کہ منظم عاجز ہو رہے ہیں
میں چھوڑنا اپنی فوجی پیر میں
لیکن جب کچھ بولتے ہیں کیسی
چھوڑ نہیں سکتا کہ مجھے دیکھنا
میں تو یہ مزار اور کھلی زمین چھوڑ

۱۱۴

انجام کے خیال سے تھا نہ تھا
مگر وہ تو توں توں توں توں توں
بیت اثر میں تو قیامت تھا انکار
میں نے شہر تھیں غافل نہ رہا کی یادگار
مقصود تھا خطابہ عصمت راز
زینب کی طرح بھائی اپنے شہر میں

۱۱۵

کہ تو قیام میں رہا ہے وہ توں توں
میں نے نہ بھائی نہ توں توں توں
میں نے وہاں پہلے بھائی نہ توں توں
لے بھائی جان کے اب یاد رہے کہ
نہ نہ انہوں نے فراق میں ہو یا کوئی
خالی مکان دیکھ کر دیا کوئی

۱۱۵ بیت مرزا آیت مرزا کی ایک مصنفہ
کے غرض سے حضرت کے بھائی کے نام پر

۱۲

جی ہر سہی غبار اگر تمہیں نہ
روئی ہو کہ میں میں ہی وہ چار
بہ لہذا زبان باری مقبول ہے نیاز
بندہ کو سہوہ کام کہ رقی کل ساز

۱۳

جہاں کہ خود ہی رہا شہنشاہ عالم
چو تاج مہر اہل مغول بے قرار
وہ چھایا گیا نہ اپنے عزیزوں کی حال
تقسیم نہ کئے دنیا دین نزار

۱۴

دور سے کہ بخت کو دیکھ کر
رخصت کو آئے تیرے ہی پر شہر
پہنچے اگر ایک سے باناتہ و لکھا
تعمید و تکرار کبھی رضا رکھ دیا

۱۵

مطلبت تھا کہ وہ تیرا دلدادہ
چھوٹی دیکھ کر کہیں کمال داد
کے لئے کہ ایک ہی کمال داد
آئی نہ کہ جس سے دلدارا داد

۱۶

کے لئے کہ ایک ہی کمال داد
کے لئے کہ ایک ہی کمال داد
کے لئے کہ ایک ہی کمال داد
کے لئے کہ ایک ہی کمال داد

۱۱۱
 فنا پیدا سے کہ اٹھا اٹکے تم
 تو نکل بیوہ دل پارہ جھلا
 کہ جس نے کہہ کیا وہ دل پارہ جھلا
 ایشہ دین آیت کی جس میں علم
 جسے اٹھا کر میں جس میں علم
 رافعی اٹھا کر میں جس میں علم

۱۱۲
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت

۱۱۳
 کہ جب غیب غیب غیب غیب
 اچھا غیب غیب غیب غیب
 بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 جب کہ وہ پرگٹے گلزار کر دیا
 تار کی غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت

۱۱۴
 بڑی غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت

۱۱۵
 جب باغ کی آبرو آبرو آبرو آبرو
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت

10

بالا کے لئے

بے شک امام

مجلس

إلى

عالم ہندوستان

ॐ

۴۷

۱۰۰

والغرض

30

مجلس

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

27

بسم الله الرحمن الرحيم

١٥٨

بسم الله الرحمن الرحيم

(Faint handwritten notes)

10

۱۳۰۰

۲۳

215

١٠٠

...

1957

پیشانی

پیشہ و کسب

7. 7. 7.

...

۱۰۰

منہ کی

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس

۱۰۰

نہ ہر دل کے لئے کھڑے ہیں بغاوت کے واسطے

۱۵

حقانی نذر دیر جالی مام کی
رہیں گے ہم میں ترسیدہ کی
شر بنوں خوف ہوگی ہر غلام کی
ہمیشہ کی نقاب رخ لا لہ نام کی
ہر سہ نصیب میں ہے باقی ہر نام کی
ہاں میں یہ سیر انکھوں کی ہر نام کی

۱۶

ساقی طاقی ہر ساقی اول ہر ساقی
نا خواہ تو کونھی طاقی ہر ساقی
تو تو دادا تم سے بزرگ ہیں تانہ
اولاد میں بھی جا رہا ہر ساقی
والہ ہر ساقی میں یہی ہر ساقی
جھٹے سلا ساقی اول ہر ساقی
تو ہر ساقی ہر ساقی

۱۷

جگہ زب کرانے نہ تبادیا
گراں گھوڑت بھی ہو عطا کی جاتی
ان کی ایک گھوڑت میں تو نہ زارا
تو بڑھ بھی کھلتے نہ تبادیا
تازہ شہر میں۔ ان کی گھوڑت
پانی بھی میں پیر تو عطا کی جاتی

۱۸

انہ اپنے ہاتھ میں ہے مانی پلا
تو سنے کی ہو دیو کی تو اغیار اغیار
لیکن تو بہا ان کا ایک جا جو اجدا
ان کے گھوڑت میں ہے ایک
رحمت جو ہے واسطے تو کی تو تم
تو کی تو نہ تبادیا تو نہ تبادیا

۱۹

دہ سے عطا ہو جائے تو مانی پلا
بھار و غم ہو تو مانی پلا
ہنر ان کے تو مانی پلا
وہ میں میں چلے تو مانی پلا
تو مانی پلا تو مانی پلا
ہاں تو مانی پلا تو مانی پلا

٢٥

۱۰
 با بیکدیگر که از ناز و بزمی و عجب بازی
 که دست و پا کردی پانیاں کی سلامی
 سنجی این کشتی که بر آید از کشتی
 و صفاتی با بیکدیگر و ملاجی با بیکدیگر
 که از کشتی و بزمی و عجب بازی
 که دست و پا کردی پانیاں کی سلامی
 سنجی این کشتی که بر آید از کشتی
 و صفاتی با بیکدیگر و ملاجی با بیکدیگر

٩٤

بہارِ ایمان میں ہم پر ایسی شریعت کی
نہی فرمائی کہ اس سے پہلے اس کی
لاکھوں اصل اور حقیقت گلاب کی
نیکو بلند کار ہو نہ دین رسا کا ہو
یہ حاصلِ نیک قدرتِ یگانہ کا ہو

१७

فروغیہ کی رنگت الہ شربہ
ایلیٰ کی بزمیں ہوا جا شربہ
حکیمہ کی باشعور الہ شربہ
مکرمہ کی بزمیں الہ شربہ
مکرمہ کی بزمیں الہ شربہ
مکرمہ کی بزمیں الہ شربہ
مکرمہ کی بزمیں الہ شربہ
مکرمہ کی بزمیں الہ شربہ

ساقی کو بیخ بادہ نہ پہنچنے دو
ساقی کا تکتے لبت نہ پہنچنے دو
بیخاندانک نمایا کر نہ پہنچنے دو
تیری بجا رہائی نہ پہنچنے دو
دیارِ کرا عجب ہوا محتاج ساقیا
رکھ دے نہ پہنچنے دو

२५.

۶۱
میری طرح میں جہنم اور دوزخ کی بنیادیں
باز ہیں۔ خداوندی رحمت کا یادگار
جگہ ہے۔ یہاں پر کئی عجیب و غریب
ناتین ہیں۔ چھپکے ہوئے عقائد
اور کئی ایسی باتیں جو کلمہ حق کے

۱۷۱

موت چل شار کے پیر ازار
فلک قوم اہ جان دیہ پیر ازار
جام شرب عشق ہے پیر ازار
کہ خند طغات ہے پیر ازار
مشاق رب فرخیں ہو حاصل
بہرے نہیں ہو ریش خدائی ازار

۱۷۲

بوسہ امجدی پیر میں دفت
اجاد کی سر ہے بی ملک برحق
جبریل و لا کے وقت پیر ازار
دل ہے جو کہ کو تیرہ لکن
واجب بخت ہے علم الہی
واجب خدائے حق پیر ازار

۱۷۳

لیکن یہ کم چند شکر کے ساتھ
یہی دل اسے الہی ملا عتدا
کہ ہوش غم ہے اور اسے ماورا
فرمایا نہ مے واداسن شکر
مطلبت ہم ہے عبادت کی نہیں
دل میں اگر جویت الہی نہیں

۱۷۴

اگر خدا نہ ہو تو میری ہوا
کھائے آں آں سے میری ہوا
جولان کہ نہیں یہ تیرے ہوا
دیکھ کر اچھا لگا جوہر سلطان
ظاہر کیا یہ جواب میں نیک صانع
ہو گیا یا غلغلے کی قول کو نے

۱۷۵

کتا بربار گاہ امتیابی ہوا
میں دیکھیں کہ تو کھڑے ہو
تیرے ہوا کو کہ غم بول کا
ہستے وہاں تیرے ہوا
دھوا تو دل کا صحنہ ہوا
کھا کر ہمیں یہ کھانے ہوا

۶۱۷
بہارِ نزع بجو در زمانے
مظہرِ بحرِ کمالی اریا ہے جانے
اس نے کہ جو بھی ایا فتنے فصلے
زبنتِ مہتاب اور خوشا ہے ہاے
مخمرِ پارس نے شفاعت پر فتنے
نمک سے کہی فتنے ایتھیں فتنے

۶۱۸
مہمان ہوں سرِ شفا و دلِ شہ
جو کج ہے پسندیدہ کا کھریا
بادام کا درخت و بارش نے دیا
ہر کجی با از روز کا جو کج ہے ہا
جس طرح غل طرح تھا موی کی لکھ
تھا یہ نہال گل زہرا کی لکھ

۶۱۹
بہارِ شمعِ حقیقت وہ نخل تھا
تھا یہ درخت و ارا موی کا مخرجا
پھلِ شمع کو شرافتیں یہ بروقت
پیش کی صفوں پر تھی رقم آری شفا
پھل چھوٹے تو اچھوٹا چینی تھی

۶۲۰
خوش تھا جو وہ غم آرا شفا
روایا میں ایک فتنے کو نہ بتا دیا
داؤد سے شکر میں وہ شفیق تھا سوا
چھو جو کوہِ کلونج سرور نہ کر لیا
انکس لکھتا نہ مویا گیا اقا کے فتنے
انکس و تہ تیہ بی بولا کے فتنے

۶۲۱
کہہ کر بحرِ دل و یونینِ شانہ
دن چھوٹے زہری کے مہلا جہان ہا
خوبی جوئے جالفقرا سے مہلا جہان ہا
بہارِ شمع کو شرافتیں یہ بروقت
پیش کی صفوں پر تھی رقم آری شفا
پھل چھوٹے تو اچھوٹا چینی تھی

[illegible]

وہ دہلی کے قریب تھے

دھچکا کا وہ ہوتا ہے تو شریعت طہور کا

تھیں کھڑے نظر انکار مال طر
 آئے کیا غیاظوں میں فنا ملک
 آراستہ حرم کا جلوہ فزا ملک
 سندی میں ذکر شریعت وینا ملک
 برتر چاہا دھچکا ملک میں فی ملک
 سے لے لیں غیز میں پڑا ملک

راز کی زبان پر شریعت کی
 ظاہر حرم میں غیب کی
 اطرب اللسان میں رہا غیب
 در سے پہلے غیب میں غیب
 گشت کو کر ازا کی کہلائے
 مہراج پانی کو کی پڑا بارانہ

کھنچیں لکھنا دھچکا ملک
 کیا چیز غم شکر کریں پناہ ملک
 مہا پر سیاہ کر کے کوہ نظر ملک
 کیا برکت سیاہ کوہ کوہ ملک
 برتر سے قدر فرق امام ملک
 لاکھیں چھاپوں پر جہاں ملک

تھیں فی ملک دھچکا ملک
 بینا ملک کی راہ بتا ملک
 وہ آبرو ملک برہا ملک
 دیکھتے میں نہا ملک
 اللہ سے ہوش جو قدر ملک
 اک یہ بھی ملک ملک ملک

۱۰

ماں کا دل و جان ہم کو حق کی بات پر
وہ ایک بن ہو جو بوجہ نجات پر
دوست زنی لایا ہے بڑی غصہ جانتا ہے
ان کی بھی خوشی ہو جو بھونکے جانے
ان کی بھی غم ہو جو بھونکے جانے
صبر پر بھی ہو جو بھونکے جانے

۱۱

بلیکینہ مال کی جانب کو نظر
پھوٹی دور دور شاہ کی حال کو تیر
شہر وایا شہرانی مولیٰ کو تیر
ہمارے کل پہاڑ وہ شاہانہ کرم
بہ لاد بچا کر ہمارے کرم
ہم کو غیب نہ ہو متاڑیے

۱۲

مہل پہنھتے تھے تکی قضا
غبت میں تم حسین ہو تکی قضا
ظاہر میں قدر کرتا ہو تکی قضا
اب بزرگان بن کر لایا تکی قضا
دنیا نام صابر ہو تکی قضا
وہ بولے بابر ہو تکی قضا

۱۳

مولانا زبان مہر کفر الہی تھے
ہر کی جگہ تھی تیرا تیرا تیرا
آخر وہ دستار دار حالت ہو تیرا
فلک میں لایا تیرا تیرا تیرا
ہر جگہ تیرا تیرا تیرا تیرا
دینا ہوں تیرا تیرا تیرا تیرا

۱۴

نورانیہ زبانہ است مہر مال
سب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

نہ اسم زبان صبر سے قرار ہے تھے شاہ

93

۱۰۷
 اے جلال خورشیدِ امانی گیت
 شہزادے کی دیکھ لگا
 اسکی فقیہ کا نام سلطان عقلمند
 جہان پور کے بھائی ہیں کرک
 جہانمندی کے جیسے تپا دھوکے

97

وہ بلا کہہ میرے بیٹے کی لہجہ میں
آواز اٹھانے میں ہوشیار رہتا تھا
جس کی وجہ سے وہ بڑا ہی شرمیلی
ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ کہہ کر
میرے دل میں ایک عجیب سی
فکرت پیدا ہوئی تھی۔

٩

فصل سے تذبذب کا نشانہ

٧٢

[illegible]

P.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۵۹۱
 اگر غریب و نیازمند باشد که محتاج
 به بلا و غم و غم و غم و غم و غم
 در برابر خداوند و خداوند
 بجا آید زین و زین و زین و زین
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 اگر غنی و غنی و غنی و غنی و غنی

۵۹۲
 نیازمند و غنی و غنی و غنی و غنی
 مولا نے کیا کہ خطبہ اعلیٰ کیا کیا
 القادری کے روح و بلا و غم و غم
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 بجا آید زین و زین و زین و زین
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی

۵۹۳
 فارغ و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی

۵۹۴
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی

۵۹۵
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی
 غنی و غنی و غنی و غنی و غنی

۵۹۶

مضمون طویل وقت قلیل کے ادا نہیں
نہایت پیدلی وہ طبیعت ہی نہیں
لیکن تین دن سے نہ اڑایا یہ حزمین
بچو بچو بھی تو عطلے سے دو کا رو نہیں
یہ لوگوں حضور سے عیب تو شاید ہے
یہ حق خوان بہت ہی نامراد ہے

۵۹۷

لیکن عین شکر ہے تری صفت و شرف
شکر ہے ہر شکر تر ہے فقیہ عالم کا
حق تیرے مجھوں سے عیاں قدرت
نہ کہ تو نہ تو شکر بھی ہے تری وفا
اپنی حیات بن گیا اس کی جو اسے
جب نے ہاتھ اٹھایا ہے بارگاہ طے

۵۹۸

ہاں کیوں تو تو باقی کو کمال ہے
اپنی تر ہے یہ ہے تجھ کا حال ہے
ہر نقش اس گنگ پر قدم کا کمال ہے
تو نہ نہیں اس درد و کمال ہے
جب تجھ کو خطا الیہ نیست یہ دم نہ تھا
قالین کا شکر نہیں ہے کم نہ تھا

۵۹۹

گھر سے ناز عید کو جو حقیقت تو جبر کلا
دلجو درد سے آئی تجھ کی صدا
اسلام کا وقار سراپا سے نہ دھکا
نہ کہ جو جس خلق نے نہ کیو بت دیا
وہ کیا اسی کے نقش کی ہے آواز ہے
استقامت کا تھا جو شکر ہے نہ

۶۰۰

ان مجھوں سے نہ کہ تھا سلطانی فریاد
کہ تھا ان کے بلے فراس میں برباد
مگر آواز تو سننے سے یہ کیا اندر رہ عناد
مگر چھو جائیں یہ جہاں سے تو پناہ کی راہ
مگر ان کے شکر سے وہ ملکا نہ ہو ایک
مگر نہ تو ہر دم دیکھتے تو یہ ہو ایک

کھنڈا زبانی بھرتا ہے

ترکھتا راتھانہ کھڑا ہے

بس کھڑا ہے کھڑا ہے

جگہ جگہ کھڑا ہے

جس طرح کھڑا ہے

بھی کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

سینہ میں کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

فول کے بیٹے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

موانے تخت کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

انڈیا میں کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

کھڑا ہے کھڑا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱- کلمه باریک و غریب
 ۲- کلمه باریک و غریب
 ۳- کلمه باریک و غریب
 ۴- کلمه باریک و غریب
 ۵- کلمه باریک و غریب
 ۶- کلمه باریک و غریب
 ۷- کلمه باریک و غریب
 ۸- کلمه باریک و غریب
 ۹- کلمه باریک و غریب
 ۱۰- کلمه باریک و غریب

۱۱۱

کینه هم سافه خفا لیکن اسیر خفا
بجز بر غلام که تو کتی قی بله
بجای خفا نشسته یک سر کمر خفا
استقامت صفا و غیره جاس

۱۱۲

جبین سالک کس نه بجای کج
کمر است و نه رانده و نه کج
بجای و نه دو یک یک یا نه و نه
لا اله الا الله و غیره جاس

۱۱۳

اشک شکر که بر روی معلوم خیر
در دست تو خفا و سلطان خیر
باز یک اسرار و خیر
تو قش و خیر و خیر و خیر

۱۱۴

در دست غریب بجای که خفا و خیر
مهرت و خیر و خیر و خیر
بجاست و خیر و خیر و خیر
تو که خیر و خیر و خیر و خیر

۱۱۵

خبر از راه خفا که خفا و خیر
بجاست و خیر و خیر و خیر
بجاست و خیر و خیر و خیر
تو که خیر و خیر و خیر و خیر

۱۱۱

کل سولہ روز قریب رہیں بادل حریف
قربت میں کی زیارت شاہ فلک نشین
تکلیف درد و وجہ سے جانبِ ابرو نہیں
جلانی کی شکل اس اچھوٹے ہی قریب
بنجھیل سے علم و خیال کو چاکریں
بس نمود ہے بس بھلائی کا انداز کریں

۱۱۲

شعبوں کا اک سچو جہانہ کے ساتھ
غسلِ کفن لبِ بعدیہ پر پہلے ہوا
قادرِ ظلم آپ کا چہرہ مژدہ پارس
مستحکم و کھدیں آتا اسے وہ بخدا
اس خدمتِ علیہ کے قابل کی کمی نہیں
ایں کوئی اور اس سے علم و تقویٰ نہیں

۱۱۳

بیابانِ مہرِ تخیل کی بجائے اٹھ غبار
نہجِ نقاب ڈھانے نظر آ یا اک سوار
ٹوٹکر زبانِ حال سے بولادہ مادر
ات ہاں پھوٹی کی لاش کھینچنا زنیار
تجربہ جو امید تھی تم سب کی ذات سے
دفا و لگا پھوٹی کو گونپے ہاتھ سے

۱۱۴

دھواؤں اور اُٹھانے پر لگیں
ٹوٹکر نوافذ کی لالہ شہر آپ کا
نہاں ہوا نگاہوں سے عالم کا پیشیا
آجی خیال سے فاطمہ زہرا کی زیبا
زیب کی طرح سہ تو صیبتِ بہت
فہرستِ صیبتِ بھائی اور غربتِ زہرا بہت

۱۱۵

بھائی کی جان شاربِ زہرا کی لالہ شہر
تو بھائی کی شاربِ زہرا کی لالہ شہر
اب تیری موت سے تجھے لگا لگا گیا
وینا لیا ہو گی شہر کی لالہ شہر
زیب کا غم دل پہ دم لگا لگا
زیب کا غم دل پہ دم لگا لگا

۵۲۱
 کتاب التلخیص فی التلخیص
 تصنیف مولانا محمد رفیع
 صاحب دہلی
 تصنیف مولانا محمد رفیع
 صاحب دہلی
 تصنیف مولانا محمد رفیع
 صاحب دہلی
 تصنیف مولانا محمد رفیع
 صاحب دہلی

بفضل تصنیف مرفیہ ہذا بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت شب بساعت
 نہ با ختم رسید

جو صاحب یہ مرفیہ پڑھیں مصنف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں

عہ میر ہمدی حسن صاحب مصنف کے ایک خالص اولاد دوست ہیں
 انکی فرمائش سے یہ مصرع دعائیکہ لکھا گیا

رباعی خمیر

گوہر کی بھی آب و مہاں پانی ہے ہمیرا ہے نہ یا قوتِ بد خشان ہے
دیکھے کوئی مدحِ شہِ مسموم کا رنگ فیروزہ دل مالِ خراسانی ہے

دیگر

میتاب ہوں تحصیلِ سعادت کیلئے سلطانِ خراساں کی زیارت کیلئے
محشر میں کہوں گا کہ رضا کا ہوں غلام مشہد کو میں لاؤں گا شہادت کیلئے

مشرقیہ

تقویٰ انہیں تو نخلِ عمل میں مرکبساں

تعداد ۱۱۱۱

در حالِ امام محمد تقی

مصنف

سید سرفراز حسین ضوی خیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھانک لکھنؤ

زیارت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِنِ عَلٰی اِلَآمَامِ الْبَرِّ
النَّقِيَّ الرَّضِيَّ الرَّضِيَّ وَحُجَّتِكَ عَلٰی مَنْ
فَوْقَ الْاَرْضَيْنِ وَ مَنْ تَحْتَ السَّمٰوٰتِ صَلَوةً
كَخَيْرَةِ نَاصِيَةٍ زَاكِيَةٍ مُبَارَكَةٍ مُتَوَاصِلَةٍ
مُتَرَادِفَةٍ كَمَا فَضَّلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِنْ اَوْلِيَآئِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ فِي
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اِمَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثَ النَّبِيِّينَ وَ سَالَاةَ
الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ فِي
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ قَصْدًا تُنَاكَ رَايَا غَارِفًا يَحْقِقُ
مُنْعَادِيَا لَا عُدَاآءَكَ مُوَالِيَا لَا دُلِيَّاكَ فَاشْفَعْ
لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ

• یرخ ولادت دہم ماہ رجب ۱۱۹۵ھ تا یرخ شہادت ۱۲۲۲ھ
جائے دفن کاظمین شریفین

۵۶

تقویٰ نہیں تو عمل میں نمرکیاں
نیکیاں نہیں تو بطین صفت میں کمرکیاں
عرفان نہیں تو حقیقت میں کمرکیاں
صدق زبان نہیں تو دعا میں نمرکیاں
رحمت پہنچنی لگا وہ وفات کے یوں دے
جسکو خدا کا خوف ہو نہ سکے کجی میں

۵۷

قرآن ہے خزانہ ہدایت کا لا کلام
فہمراہ ہے صاحب تقویٰ میں اللہ سلام
تقویٰ علی کی فدا ہے ایساں کمال نام
پہا پہا کا دروہ ہے جو ہے پر و اہم
اگر بی بیوں تو ہر اک متقی ہوا
پاک نام کا تو تعجب بھی ہو

۵۸

عاجت سے لے کر خلق ہی اہل دل عباد
باب خادج ان حسن مراد
وہ صاحب کرم کرم ان کا فائدہ
شان علی نہیں ملتی بنانی کا صدا
اگر شرف بزرگوں کی صورت منو ہے
فلن علی مدد ہم کرد جب درود ہے

۵۹

لکھیں افسوس کے آنے کو وہ قہر وال
جب جانے کے وقت میں گذر پری دہال
کے جہاں میں جیکو تعلق تھا کمال
سہم آرزو کے عین کا ہوا نسال
گئی وقت پر چراغ زہر فانی ہو گیا
قدیر خود دامن بری نہ ہو گیا

۶۰

نور فانی کے جلو سے روشن تھے درخت
نلتے ہیں کو دیکھتے تھے گلزار
بے تعلق آئے کہیں غور سے نظر
تکملہ کلمات کہیں تیار تیار
قدیر نے باب ابن قدام نام دروہا
کجی نے استاد فانی پر کمر کھیا

۶۱ ۶۲ ۶۳

سہیل خان نام: امجدی اور امجدی طرز شاعری

[illegible]

۱۴

مغنیوں سے کلام و شعر و فن و فنون
جو کہ کلام و فن و فنون و فنون
از سرین و سرین و سرین و سرین
کشت و کشت و کشت و کشت
کحل و کحل و کحل و کحل
از سرین و سرین و سرین و سرین

۱۵

از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین

۱۶

از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین

۱۷

از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین

۱۸

از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین
از سرین و سرین و سرین و سرین

۵۶

شیرین کردی به سحر اگر کس نماند
بجز بوسه بارش غلبت کند عجب نماند
تو بجا رسد علم که غزن به نماند
خجسته ای صد آید به حقش نماند
کلام کافورن تغایه بر معین نماند
به جانشین می آید و هر یک نماند

۵۷

بوسه رخسار کز باغ رضا که بچشم
سختن بدود نمی آید و نماند
جبهه خفته پاک کی به نماند
معموم به به جان علی و نماند
نور کلاه و جید کرد آرد و نماند
ایک به به به به به به به نماند

۵۸

سوزش به علی بن محمد بن محمد
که به به به به به به به نماند
فراق نه ای دل که به به به نماند
جبهه من شسته به به به نماند
حق نه که کنز رحمت نبایست
دامن کو که بآورد به به نماند

۵۹

رو به به به به به به به نماند
یگانگی کی آن کوئی نه به به نماند
که تو به به به به به به به نماند
تعبی که تو فضیلت به به نماند
شش بکنید قلم عصمت نظر بی
باله نیست بر امر است نظر بی

۶۰

مطلوبه صدر نه به به به نماند
قدست کی تو نمی صوری به به نماند
و به به به به به به به نماند
به به به به به به به نماند
که موفی تو اقامت به به نماند
شبهه که به به به به به نماند

۵۶
 انہوں نے تم کو لڑا کر کے طفل نہ تھا
 کیوں سب کے ساتھ تو بھی نہ بھگا کا اچھو کیا
 شہزادہ منجے کو لڑا کر ستر وسیع تھا
 جو برا نہ تھا یہ اور نہ تھی کئی خطا
 وہ بوللا میری سطوت سے ہی کاٹ دھکا
 فرمایا تیرا دل بھی اس کی شیر مروت

۵۷
 بوجھ جو نام اب سے شہنشاہ آفتاب
 میں ہوں مگر ابن علی رہا صغریٰ و فدا
 یس کے بادشاہ نہایت غیبی ہوا
 بادشاہ کا شہادت کا اجرا
 منعم جو کہ شاہ غریب الودیا رہا
 میدان کی طوفان ہوا رازی شہ کا پیر

۵۸
 بوجھ تھا لڑکا میں جب بد کہو نہ
 تیرے چہرے پر اٹھتا ہوا یا انک نظر
 چوٹی کا ہاڑے کے سر سے آہا کر
 چھوڑا تھا کہ کے ٹپے اپنے بعد نہ
 باز آ کر کے پلٹا دیا آجی شے ہوئے
 غم میں نہاں کی طرح سے ابھی چھوئے

۵۹
 مٹی میں کھلی تکیہ پر غیب کی گداز
 بوجھ بھگے، لڑ گیا شہزادہ بھیاں
 انہوں نے بوللا آپ کے دل سے غیبیاں
 بتلیے تو کیلیہ سے اچھو میں نہاں
 فرمایا جب شہزادہ بھیاں غریب ام
 غم غم کا شہزادہ ہوئے اور میں ام

۶۰
 جیسے ہی صید لڑکا میں نہ لیا کہ شہزادہ
 وہ بوجھ جو شہزادہ کو نہ لیا کہ شہزادہ
 نہ لیا کہ شہزادہ کو نہ لیا کہ شہزادہ
 نہ لیا کہ شہزادہ کو نہ لیا کہ شہزادہ
 نہ لیا کہ شہزادہ کو نہ لیا کہ شہزادہ
 نہ لیا کہ شہزادہ کو نہ لیا کہ شہزادہ

۱۳۵

شانی جواب آیا جہد سوال کا
اور اس لیے کہ اسے غلٹ کر کے لیا
مگر اسے بہرہ یوں کر لے لیا
کے غلط و سچ میں ہی ہے کہ کچھ جا
وہ باریک بات تھا کہ کچھ جا
اسے تو یہی سمجھا تھا غلطی کرنا تھا

۱۳۶

کچھ کیا غلطی غلٹ کر کے غریب ہو
بجائے تھا اس کی تکمیل تھی وہ بد بھر
وہ اپنے فیض سے غلٹ کر کے بھر
رہا تھا وہ وہاں سے بھر
تو قیاس کا خود ہی کی طبیعت میں تھا
اور صواب کی بجائے غلٹ سے کا غلط تھا

۱۳۷

بجائے کا خوب چرب زبانی نہیں تھا
نہیں ہی اسے غلٹ کر کے لیا
تو قیاس کا خود ہی کی طبیعت میں تھا
اور صواب کی بجائے غلٹ سے کا غلط تھا

۱۳۸

اگر شاہ پرینے بہت کچھ کی تاکہ
راغی کی طرح نہ ہوا وہ لہو کی تاکہ
وہ بہت کچھ کی تاکہ
مولا کی تاکہ وہ درپے درپے کی تاکہ

۱۳۹

حضرت کا تھا حال اوقاف و عمارت
عجیب و گہرا ساری جہت اور غلات
نزدیک غلات اس کے مدد کار غلات
کے مدد کار غلات اس کے مدد کار غلات

۶۴

اگر آن زندگی میں نہ راحت ہوئی نصیب
نہا دیں رہا تو قلب مگر کیا غریب
ثابت قدم رہا مگر بیک کا طلیب
یونہی چاہا فیض بس کہ ایک ہے دیر اور قریب
شیشین رہا نہ زاد نہ بستان خدا رہا
دیر اور ستوں کا بھی جاری سدا رہا

۶۵

دولت کا دانت بھی کسی سے نہیں نہاں
ٹپٹے ہوئے تھے غور سلیمان کی نشان
ہکا کا جو جز سے کی ضرورت کھلی عیاں
خچر کی آگ بھی آپ نے پانی کے دریاں
مچھلی میں اضطراب جو تھا دور دور کیا
دیا تم تخت ہو کر پور کیا

۶۶

دستِ صبا سے کھائیں مچھلیاں
دہشت سے کھل گئیں جالیوں کی ٹھکیاں
تھیں غرق بحرِ بارہ اعجاز بھلیاں
ساحل کے لبِ خوبش تھے کسا کی پتیاں
پانی کی تیر میں دم آ رہی تھی کوئی
سارے حباب بن کر ٹکڑوں ہو گئے

۶۷

ملتی تھیں سے دولہا ہو پیتے کا اہتمام
عجاز کے چین کی ہوا سے ہولِ خدا کام
کھلا رہا ہے معجزہ میرا نواں امام
تقویٰ ہو رہے تھے زینت میں شے کا اینٹ
دانا کو خشک کر کے جو وہ آب
جو کہ جو بلکہ یوں وہ شکر شے

۶۸

میں شے نے دل کو ساغرِ وفان بنا دیا
میں آٹھنی نے آتے انسان بنا دیا
یک تجویز کیا کہیلیاں کو بسا دیا
خاک کے شے واسے کو سلیمان بنا دیا
وچان شربِ افستہ جلد میں دی ایک
پیمو کی اہلیست پیمو کی دی ایک

۱۴۵

ساتی ستائے میں بھیجے اہل شہود و شہر
وہاں خیر و برکت کے گرنے باقی رہے نظر
خیر و برکت کے گرنے باقی رہے نظر
خیر و برکت کے گرنے باقی رہے نظر

۱۴۶

راہِ نبوت کو ہم وہ خفا نہ کہتے ہیں
عاشقِ مزاج کو جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں

۱۴۷

جو ہیں عشق تو را کا شانی کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں

۱۴۸

ساتی کی طرح تو را کا شانی کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں

۱۴۹

ساتی وہم و غم کو نہ کہتے ہیں
عاشقِ مزاج کو جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ جو جاننا کہتے ہیں

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۵۵

کے غیب سے آئے یا شاید کہ
تشریف لے کر گئے ہو کہ ان کے
انتہائی پیچھے چلے گئے ہوں

۱۵۶

سراپن کی لاش کو جب گھر میں لایا
مگر وہ گھر میں نہیں آیا
اور یہ وہاں نہیں آیا

۱۵۷

لیکن تعلق کی پراسد
طوق غلامی نے غیب سے لایا
پھر جب اس سے دوستی کی گئی

۱۵۸

کچھ تو اختیار ہو گا تو سدا
کیسی درد و اکا نظر ہو گیا تھا
در اصل کام کر رہی تھی

۱۵۹

نہ تو دل میں کچھ عجیب و غریب
نہ تو دل میں کوئی قسم کا شکار
کئی عقیدے پہنچ گئے

۱۷۷

اک اندازِ یادداشت و لکھن ایک پر
کی طرف میں بھی لکھی کھٹکتی نظر
سب سے بڑی کاسن مراد اب علم پر
اکھوتو نامیرا بیلیجے ایک ایک
ان باب کے تحت دستہ دکن کے علم پر
فصلی و فنی علم پر ایک ایک

۱۷۸

جہم لکھن قید و اس کے بعد بے خطا
ناقد و اس کے علم پر قاضی شمس
اس نوچوں کے باند کے قاضی شمس
بھٹیکو و ان کے بعد اس کے علم پر
فصلی و فنی علم پر ایک ایک
قاضی و فنی علم پر ایک ایک

۱۷۹

نسب یا شاہ و بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب

۱۸۰

مولائے بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب

۱۸۱

بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب
بی بی کے بعد بی بی کا نام و نسب

۵۶۶

تبر خست کینے لیا بس
چھاپہ میں لکھ کر کوئی اور میں
میں نے سنایا اور غلام پر دیا بس
وہ میں سے لے کر لگتا تھا میں اس کے پاس
لوگوں کو سلام تھا کہ کہہ لے گا میں اس کے پاس
اچھا بازار لیتا اس کے خست کینے لکھ

۵۶۷

کہہ کر کوئی کوئی تو دست کھا دیا
قاضی کو اس کی صورت بنا دیا
سیاہی کی لباس میں بھی لکھ لکھ دیا
دونوں میں اتنا رہا تو سب بٹا دیا
مجرم کچھ کے فوج نے قاضی کو
چھاپہ میں اس کے خست کینے لکھ

۵۶۸

علیہ کو اس کے خست کینے لکھ
ان کی خست کینے لکھ
اس خست کینے لکھ
قندلے کے لکھ لکھ لکھ
ایک خست کینے لکھ
قاضی کی خست کینے لکھ

۵۶۹

میں نے کوئی لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۵۷۰

انہوں کو کوئی لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۱۷۷
 بے پناہ محبت سے تمام ملک پر
 ترسے تجھے خدا نے الٰہی تختی سے پر
 جاسوس سے فائدہ اب کہ تو تاریکی پر
 بوجھ پڑا زندہ وہ دھوکے میں دھوکہ
 نہ لے ہوئے دلوں میں تو انانی کی
 بھرے ایک کچھوں میں یہ دنیا کی

۱۷۸
 ان مجبوروں سے آنگ بھڑکتے تھے ان کی
 عاجلے کان بھڑکتے تھے عالم کے نہیں
 اک دوزخ میں تھے کما ہونے کے
 آئے ہمارا اسلوب مخصوص ہے کہیں
 آج بوجھ دو حکم دیا جاتی ہے پاس
 گلابا جاتا ہے جو اس قسم کے پاس

۱۷۹
 گانا سننا اسے کردہ تبلیغ پارہ
 بولادہ بے جا کہ اسی وقت میں لگیں
 ریش دراز آرزو کے رشتہ سے بھی ہوا
 تھی طرح سرخوئی وہ تھا وہ بھی خوا
 زیادہ خدمت شہر و مضافات میں
 لکڑی بھٹی ایک ہاتھ میں ایک کھنٹ میں

۱۸۰
 آتے ہی بٹھیا لے لے لے لے لے
 کچھ بٹھنا یا تھا کہ کچھ رے
 ہیں مرد پر جب ہو کچھ نظر سے نکلا
 شے ہی ہو اس پر وہ عدو رب
 کامیاب چھوٹ پڑا ساز بہات سے
 کامیابوں کا تو کیا محرم بات سے

۱۸۱
 کو لکھا ہوا ہر شے کو وہ بانی بھینسا
 عالم کے پاس بوجھ پڑا بوجھ میں تھا
 امون بولا کچھ تو تارا حب سے کیا
 سوئے ذراں خدادہ کیا کچھ نہ کہہ لگا
 ظالم یہ حال دیکھ حیران ہو گیا
 اس سے آؤ پڑا نشان ہو گیا

۵۶

میر میری دیو چاہتا تھا کہ وہ شفی
لیکن میں نے اس وقت سے رہائی
دی کہ نہ ایک شب بھی کیا شکر
اس وقت سے میں یہ قتلہ و غارت
نہیں کرتا کہ نہ شکر و نہ ہمت
میرا ہلکا کر دے گی غلطی و غلطی

۵۷

میر میرا تھا کہ میرا دل نہ تھا
تو اتھا ایک کجس میں یوں ناچار
تو میرا میرا میرا میرا میرا
بے خیال میرا میرا میرا میرا
میرا میرا میرا میرا میرا میرا
میرا میرا میرا میرا میرا میرا

۵۸

میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا

۵۹

میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا

۶۰

میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا
میر میرا میرا میرا میرا میرا

۱۵۵

بائبر خلیفہ یوسف کی سے شکر و دردن
مجاہد عطا ہوا آپ جو بیخیم ہیں
شہر کے کما میں خلعت خدیووں یہ کہیں
بلالہ وہ ہاتھ پڑا کرتا یہ جو زیب
بائبر خلیفہ دعا کا کجی شکر و دردن

۱۵۶

دیکھا ہے پوچھا ہے ایک شاہ ملک سیر
کونئی نذر خرم تھا غور و غور
بخت مست ہوا، اہم سے وہ پاؤں چم کر
ہامون تنظر تھا اسے جا کے دی قہم
بخت ایک بخت اہم سے

۱۵۷

ہامون سے غور و غور کیا مجبور
انعام کو دیکھ کر یہ تاکید سے کہا
دنیا میں ہزارے اور ہزار آباد
شہرے نذر اہم سے دیکھ کر کیا التجا
نذر اہم سے دیکھ کر یہ تاکید سے کہا

۱۵۸

بائبر شاہ کو دیا ہامون کا پیام
شکر و دردن کے ہر دم کی عجب اہم
نظر اہم سے دیکھ کر یہ تاکید سے کہا
نظر اہم سے دیکھ کر یہ تاکید سے کہا
نظر اہم سے دیکھ کر یہ تاکید سے کہا

۱۵۹

بائبر خلیفہ دعا کا کجی شکر و دردن
مجاہد عطا ہوا آپ جو بیخیم ہیں
شہر کے کما میں خلعت خدیووں یہ کہیں
بلالہ وہ ہاتھ پڑا کرتا یہ جو زیب
بائبر خلیفہ دعا کا کجی شکر و دردن

۹۴

عبداللہ کی جیسے برائی میں مراد

مولا کے علم و فضل سے کتنا حقارت

۹۵

میرا جو غرض خلق سے ہے تم تھا بہر کیا

مجموعہ میں نے قبلہ کیوں کو کیا زاریا

خامسہ اور دوسرے ایسے جو معلوم نہ

۹۶

نہایت سے کہو ہر بعد کسرت و کمال

کی عرض اس میں جب آتش تیرا کمال

جب ہاں ہی کا قصد ہو شاہ و خصل

فرمایا اب بلیٹ کے نہ آئیگی خستہ حال

نہاد سے مٹوں گی خدمت میں جہاں

اور اپنے داداں کا پہلو بسانا

۹۷

اب کیسے بدبو کا مارد لرا انا

جب بھول کا لقب ہے تیری اور مٹی پر نام

حسرت کے درود کو نہ کہتے تھی نام

سوئے یقین کی کہ اشعارہ اور تھا کلام

آئے ہیں سب جہاں گزریاے واسطے

آدا دی جان جا با ابوں کے لیے واسطے

۹۸

بہرے شاہ ہیں جو بخدا کو رداں

سند اپنے پاس بٹھایا بغیر نساں

اور ام و فضل کے موعی دہاں

کی خندہ عورت و حیرت نام کی

کی جانچا ابھر نہیں نے شاہ انا کی

۹۹

تھوڑے نہ دیکھیں کچھ لوگ تھے غلات

اکوٹھا ہوا غرض میں تھا اختلاف

میں نے تو کو تو کو تو کو تو کو تو کو

میں نے تو کو تو کو تو کو تو کو تو کو

میں نے تو کو تو کو تو کو تو کو تو کو

میں نے تو کو تو کو تو کو تو کو تو کو

۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۵۹۷
 دوست دایم کے لئے تجھے خبر لیکن
 حب باغیوں سے لکھنؤ گھر کی تباہ
 فتح کی بلا میں لاکھوں مسلمانوں کی
 شانوں سے کھٹے کھٹے ہر شخص کی
 گم سے قطع کر دیا ہر کسی کا
 ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک کی

جلال سے عباد کے سبب نجات ہے اے
 جسے کھلایا ہے غلات کی تفتیح و ذات
 کہ تو جس میں بیان کیا کہیں اس بار
 کہ تو تھا متخصیص بھی کہیں اس بار
 ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا
 ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا ہر جا

۵۵۹
 حضرت علیؓ خیر الزمان و خیر العباد
 بنی فاطمہ علیہم السلام
 السلام علیہم وعلیٰ آئینہ
 ابی بکر صدیق کرم اللہ وجہہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰

میں نے یہ بات کہی تھی کہ تم میری بات
کے ساتھ کھانا کھاؤ اور اس کے بعد
کل سے بند کر دو اور اس کے بعد
جو کہ کہہ رہی تھی اس سے اس کے بعد
تو اس سے کہہ رہی تھی کہ تو اس کے بعد
میں نے کہہ رکھا ہے کہ تو اس کے بعد

۱۰۱

روشنی نہ ملے گی اور اس کے بعد
ان کو اس کے بعد اس کے بعد
شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو کہہ رکھا ہے کہ اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

۱۰۲

روشنی نہ ملے گی اور اس کے بعد
ان کو اس کے بعد اس کے بعد
شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو کہہ رکھا ہے کہ اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

۱۰۳

شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو اس کے بعد اس کے بعد
شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو کہہ رکھا ہے کہ اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

۱۰۴

شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو اس کے بعد اس کے بعد
شاہ جہاں کے کہنے کو اس کے بعد
ان کو کہہ رکھا ہے کہ اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

پہلے تو اگر اک ائمہ کا ہوا تھا تو یہاں
 کیا کسی نے نہ ہی لگا کر
 زندہ سہارا ائمہ سے قائم تھا
 کہ کوئی غریب فقیر سے سوا نہ تھا
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی

پہلے یہاں تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی

پہلے یہاں تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی

پہلے یہاں تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی

پہلے یہاں تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی
 اس وقت تک کہ ایک ہی پیر سال کی
 مگر پھر بھی موت غریب غلام کی

کون ایسی شخصیتوں کا ہے
 دامن غریب جو ہر نظر و بیان دکھائے
 یہاں شہرِ آستانِ مہر و مہر ہے
 یہاں ہے سرِ سرِ شہرِ آستانِ مہر ہے
 یہاں ہے سرِ سرِ شہرِ آستانِ مہر ہے
 یہاں ہے سرِ سرِ شہرِ آستانِ مہر ہے

مصنف مرثیہ نذا سید سر فرار حسین صاحب نجیر کو علاوہ حضرت افواج
 و رفیع مرحوم کے جناب میر فرات حسین صاحب فرات مرحوم زید پوری
 سے بھی تلمذ حاصل ہے جناب فرات اعلیٰ الشرف مقامہ نے بتایا کہ
 ۲۷ صفر ۱۳۸۷ھ بمقام زید پوری انتقال کیا

تصنیف مرثیہ نذا سید

۲۰ - دسمبر ۱۹۵۲ء

باختتام رسید

رباعی خمیس

کیا ناخن پیری کی خراشیں نکلیں گویا دل صد چاک کی قاشیں نکلیں

وانتوں نے دہن چھوڑا قیامت کی ہے تباہی اک قبر سے بتیس یہ لاشیں نکلیں

دیگر

رہتی تھی جو ذلتوں کی بانی پہنچی بدنامی دنیا کی تشافی پہنچی

طفلی نے نہ پیری نے دیا ساتھ خمیس جنت میں مرے پاس جوانی پہنچی

دیگر

آزادی دنیا سے اسیری اچھی سرکش جو شباب تو پیری اچھی

بہادوں میں خودی کی شاں آجاتی ہے ہلکو تو اسیری سے فقیری اچھی

مرثیہ ۱۲

بس بارہ اماموں میں یہی چار علی ہیں

تعداد سب (۱۱۰)

در حال امام علی نقی علیہ السلام

مصنف

سید شیراز حسین رضوی

مطبوعہ

نظامی پریس ہنری پھانک لکھنؤ

باسمہ

زیارت حضرت امام علی نقی علیہ السلام

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْأَتْقِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَلَفَ أئِمَّةَ الدِّينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ
يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
التَّقِيُّ الْعَسْكَرِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

نُورَ اللَّهِ الْمُضِي السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تاریخ ولادت باسعادت ۵ رجب ۳۱۲ھ
تاریخ شہادت ۳ رجب ۴۵۲ھ
جائے دفن سامرہ

۶۰۶
 سب بارہ امامین میں سے پہلے
 پہلے تو بلا فصل ہیں کہ وہ ہیں
 چنانچہ حضرت مجاہد بن ابی سفیان
 بیان ایک غریب غلام ایک فقیر
 حضرت بنی حضرت، ایک علی علیہ السلام
 متعلقہ اور کہہ رہے ہیں کہ علی علیہ السلام

۶۱
 کہیں میں ان کے کاموں کے عبارت
 کہ عبارت حق الہی کی جو عبارت
 ان کے ناموں کی جو عبارت
 بنی ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت

۶۲
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت

۶۳
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت

۶۴
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت
 کہ ہمارے ناموں کی جو عبارت

[illegible][illegible]

۱۱۱
 انجمن علم و ادب اور تحریکِ آزادی
 اہل علم و فضل کی حالت کیا ہو
 کہ جس نے اس وقت میں کچھ لکھا
 ممتاز علماء اس سے بہتر نہیں لکھتے
 طائر نے کہا اساتذہ گلزار علم سے
 علمت یہ ملی ہو تجھے دربارِ علمی سے

۱۱۲
 اسے اصل علی ذاتِ ثقی سیدِ نبیجہ
 مختارِ خیال شاد و زماں عاشقِ دانش
 بعدِ تقی علم نشین تیرہ برہ
 بزرگ ہیں یا منزلِ سلام کا وہ
 عباسیوں کا دور تھا اور پھول علمی کا
 تھا قمر کو کہ پنج میں وہ جاویدی کا

۱۱۳
 عبدالکبیر دود مدنیہ کا تھا والی
 ایماں کا عدد و دشمنِ شامِ مذہبی
 ہنر کے ستارے کو یاد نہ نکالی
 خط میں تو کل کو لکھا تجھ پر حالی
 ساداتِ عرب نے تو سے بدوہ کچھ بھی
 اک فن کی ترتیب میں وہ فنِ قلمی

۱۱۴
 کہ انجمن کو لکھا تھا وہ کچھ بڑا تھا
 واقعہ ہے اس امر سے کہ ہر کچھ
 ہنر منی بھی خطِ تجھ پر ہوا
 والی ہے تو کو کیا جو نہ باد
 بزمِ نہیں بزمِ مہرہ بدوہ بھی
 جہاد کہ تھا و شاد کہ تھی

۱۱۵
 بہروزِ خط و اس کی یک و یک خط
 حضرت کو تو شایہ کھلے میں یہ
 واقعہ تھا ملتان ابوں کیا طلب
 والی ہے تو کو بھی معزول کیا اب
 ہم اگر نہ قدم راہِ عدالت میں لکھا
 اب کی جگہ کام آج افضل کی لکھا

۲۰
مردم را که از کربلا آمدند و شهادت دادند
مطلبت آنها داده و این را بخواه
نیز خدمت حق بجا آورده و این را بخواه
تا هر چه که از زمین بماند و بخواه
برای خود و فرزندان و بخواه

۱۹
که با کمال میل و رغبت و بخواه
که خداوند بخواهد و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه

۱۸
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه

۱۷
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه

۱۶
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه

۱۵
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه
که هر چه که از کربلا آمدند و بخواه

۲۱
 بلا ہوا تھا بسبب اُن کے کا قتل
 انہوں نے حراست کا الفاظ دکر تھے
 محفوظ رہی اگر دے دست چتا
 انکا مناسبت نہیں سمجھتا تھا
 ۲۲
 بہتر ہو ایک ہفتے کی دیکھو
 وہ بلا امتنا سے تو نہیں
 اجاب میں پاؤں الگ تو قیامت
 تر بنے کہا بائیں کی ریاضت
 ۲۳
 دوسرا چمنستان ان کا جو گل
 تیار ہوا کے لئے اس وقت بالکل
 غریب و صمدی شمع شبنم تک
 اندیشہ میں نہ تو گل کر سکی
 ۲۴
 ہر جا طرف پھیلا تھا دودھ و گل
 اور کچھ پتیاں تھے شاہنشاہیاں
 ناگاہ دیا گل کے بننے کا سال
 خیال ہوئے تو مہیا دروہا فرماں
 ۲۵
 بارانیاں تیار ہوں و اگر غائب
 واقف نہیں لحاظ و توجہ نہ دانی
 معنی ہوں نصیحت ہوا اور بچائیں
 کہ ہوں جو بے اسیکھوں کے شائیں
 ۲۶
 ہر طرف ہوا گل کا اثر
 جو کہ ہوا گل کا اثر
 ہر طرف ہوا گل کا اثر

۱۷۷

اک ہفتے کے اندر مر گیا وہ سال
کتا جی بن کر خدیجی میں حیراں
واقف نہیں کہ کس سفر سے دنیاں
بے دور کی ماہ اوجھ فصلِ ستاں
بکریاں بجا بجا رہی دیر و شب
بکری تو ایک ہفتہ دو ہفتہ کا نہیں

۱۷۸

جو ہفتہ سفر سے بھی واقف ہو نہ
وہ راز آجی کو کچھ سکتا ہو کھڑا کیا
ایسے کو بھی لوگوں نے نام نیا بنایا
یہ کہ منہ میں تیا تھا یوں اے
اک نیک بیوی جو کلمہ کہہ کر
وہ آلِ پیر کا بھی آہ تھا چپ تھا

۱۷۹

سال سفر ہو گیا جو وقت مہینا
انصفت ہو رہے تھے تیرے دل والا
پھل دو بزرگوں کی تحدید کے آگے
گو یا یہ اشارہ تھا کہ انصفت کو کچھ
آباد مکانوں میں بھی کچھ دانی
ہر وقت لے رہے تھے اسی

۱۸۰

روتا ہوا بیٹا جو کلمہ کا مسافر
بہنے درود دیا رفقا حفظ نام
جب بیل چکا اجاب ہے وہ صابر
نقارہ بجا کوچ کا مکتبِ حاضر
تیرے وہ اہل کرم و داد دھالا
زیرِ اکامر جانبِ بغاوت دھالا

۱۸۱

شکر گزار نا کھجلی میں ٹھہرنا
وہ تیرے دوست ہیں کلمہ گرا
کھلا ہوا بانی تھا جو تھا کلمہ شیا
موتے ہوئے وہ دیکھتا ہوا
بھائی بھائی کہہ کر تیرے
وہ تیری محبت کی دلی بے نیستی

۱۷۷
آیا تھا کسی راہ سے جو کبھی غلام
کے بیویہ تھا ساتھ اس کے ساتھ
سچ قول میں جو ہے نہ کہ اس کے
خالی نہیں کھائی زمین سے اس کے

۱۷۸
اُس وقت وہ جو بیویہ تھا غلام
نارنگہ جو بیویہ تھا غلام
اس نے میں تھا ابھی یہ تھا
وہ سر دھوا اور وہ اولوں کا

۱۷۹
وہ موٹے ناخن کی باؤ نہیں
وہ انکی جو کبھی وہ انکی
اولوں کے وہ انبا کر دینے کی
خیموں کی غلامی میں بیویہ کی

۱۸۰
جوش کو سر کی نظر کی حالت
اُس نے کے سالوں ہوئی وہ
مولا کے جو کبھی وہ نے
نقاب پہ کھڑے کے اس کی غلامت

۱۸۱
نارنگہ چکا پکا غلام نہ رہا
اس نے یہ جانے کے سالوں
دیکھا جو بہت بار نہ رہے
مرد کی کہ نہ رہے یہ غلام

لے

کیوں نہ ہو یہاں تھا درباری
اسکے بہن کی شہینہ کی
بلال کی شہینہ کی
صحنہ میں کہ ارم کے
اعدا کو دیاں پائی دیا
ایثار کو فطرت پرانے

لے

پہنوں کہ بیلانے ہوئی
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ

لے

جب ہر آنور سے ہر آنور
بہن کی شہینہ کی
بہن کی شہینہ کی
بہن کی شہینہ کی
بہن کی شہینہ کی
بہن کی شہینہ کی

لے

آیا کہ ہر شہینہ کی
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ

لے

جہاں رہی رہی رہی رہی
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ
موت نہ تھا بلکہ شہینہ

१३

اے اقبال! اگر ہوا ترسے بیابان
 کی ہوا تھا تو کی طرح مہرِ شمس
 بزمِ بیابان پر مولا قافہ سارا
 جیسے میں بیٹھتا ہوں سدا
 اے اقبال! تو مجھ پر غم نہ ملے
 علمِ کون پر نہ تھا غم نہ دی

۲۴

پہلے تو مل کر کھادہ نہ ہونے بات
بہ خط میں لکھا تھا کہ علی بنے حضرت
اب کی باتیں میں بھی کوئی سخت
محمد بن ابی سلمہ صاحب خیر
الان کہ فی خانہ شریف ہو گیا
میں شخص کو تجاہد کے لیے گاہ

12

وہ کیا کیفیت آتھی کیا بیوی کا دور
بہشت تھی جان کر فقیر کا تھا کوئی
اک حجرہ تار کی بی بی تم کو بیوی
سہم نہیں بلکہ میری بیوی تھی
ان دنوں میری جان بڑھانا نہ دینے
تھا تو کبھی میری کوئی شایہ نہ دینے



صلوات خیر علیہا و آلائہا و سلام

२६

دامن کجی ایچک لالتی نہیں بوجا
 شہبازی نصیب میں بجی ایچک
 جاکر حال و کمال قید کی انداز
 زندان فخر کلم کی کجی
 بار کجی و ترقی و ارتقاء
 کجی ایچک قیامت کجی

بہترین ترنگ سے سیرک پہ بادہ
 ایسا ہی ختم کلا کھی جاوہ بادہ
 ۴ افان کی منزل میں نور بہر بادہ
 خاک درخشاں نہ کہ درود تبادہ
 دروں میں ہر گز مصیبت کلا
 عصیان کے نفوس کے قلاب کلا

واقی تہ آبان بی جام
 جہاں پہ کھائی تازا بی جام
 کہتے ہیں صانع اسلام بی جام
 دینا ہو ایمان کا بیجام
 شیریں کھی حد زیادہ بی جام
 الگو تہ بی کم تر کلا بی جام

پلوں میں تیرنگی نکال کی دای
 پتوں میں تیرنگی نکال کی دای
 قامت میں تیرنگی نکال کی دای
 زنگی کو تیرنگی نکال کی دای
 ہر تیرنگی بی جام سے کلا کلا
 انجاء کو رو میں دینہ کلا کلا

وہ حالات کی ترنگی کی دای
 شاداب پنلوں میں تیرنگی کی دای
 وہ نہ منصف کی دای کی دای
 حق کو تیرنگی نکال کی دای
 ہر گز تیرنگی نکال کی دای
 کھانا تیرنگی نکال کی دای

صالح قوم کی حالت کلا
 دیکھا تھا کلا کلا کلا کلا
 کہ نہ جیتا بادہ کہ ہواں بی جام
 کہ نہ جیتا بادہ کہ ہواں بی جام
 کہ نہ جیتا بادہ کہ ہواں بی جام
 کہ نہ جیتا بادہ کہ ہواں بی جام

اے
 مہربان تو نے فرات کو میرا بڑا دوست
 بنایا ہے اے غم مخیز بڑا
 بہاؤ رکھ رکھ دو دریا ہمارا نہ بننا
 نہ بننا کہ ہمیں بھی دو ادا نہ رہے
 چھوڑو ہمیں کیلئے کہ نہیں رہتا
 بھلائی نہ میرا اگر نہیں رکھتا

۵۱
 بے پناہ دعا کرتا ہوں
 کہ جیسے تم نے میری دعا کی تھی
 میں نے تم کی دعا کی ہے
 وہ دعا کہ تم نے میری دعا کی تھی
 میں نے تم کی دعا کی ہے

ساقی تر در باغی
بخت نه سوار است بر کی و می
بست تو ز ملکش کام و نام و می
و اعراض که زبان که
بست و بدی غم و غم و می
بخت تو ز ملکش کام و نام و می
و اعراض که زبان که

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۵
 مونسِ دُراغہ سے جبرِ نام کی
 دروازے کچھ تھا یا غفلتِ ابر
 تھے قصہ کراڑوں پہ صوابِ احبا
 چھتیا جو غلاموں کی دامنِ آقا
 صلح کے کہانشاہِ حجاز کے تھے
 مولائے نوح و نوحہ نوازی کے تھے

۱۶
 فریادِ دیندار سے تیری فواہ
 بوجھِ وصال بھی یہ جوتے تھے
 وہ بولائے دیکھو جو یہ مومِ جاگیر
 حاکم جو عدو آپ کا ہے خیرِ جاگیر
 شے کہہ دے شمسِ متوکل جو ہمارا
 لیکن یہ نہیں مگر اقل جو ہمارا

۱۷
 آخر وہ مجبِ غم نے لگا پخت
 مولائے گل کو لگا یا بخت
 بھرا گیا سجا ہے یہ غمِ پخت
 پشیمانی تا باں زریں کو ملی طلعت
 سر خاک پہ تھا اور قدمِ اہِ صبح
 مسکرت نہ باں ہوئی اسے خلیق

۱۸
 دینِ بی دین گزرتے تھے کچھ
 اسل پہ تشدد و عداوتِ کچھ
 دربار میں آتی اے لکھ تھا کچھ
 اب کی حراست میں گئے نہ بچا کچھ
 روی تھا وہ دیکھیں وہ بھی کچھ
 قدرت کی لگڑ ہوئی پھر جا کچھ

۱۹
 اگر یہ تو غم تھا کہ کین کر بوجھ
 افغان کہ دراز پہ وقت لکھ کچھ
 لیکن نظر آئے مظلوم کچھ
 داخل ہوا مولائے مجبور کچھ
 سننے کے لئے تھے قیامت کچھ
 بھولے کھلے کھلتے تھے کچھ

۶۱

ز راقی امی طرح رہا خام قوت
معلوم ہوئی جب تو کل کو حالت
دار اصل تھا مجھ سے کیا بل شہادت
اسے تحقیق ہوئی کیوں کی حالت
یہیں تھا یہیں تھا بہت ظالم
نہی نہ واقف تھا بہت ظالم

۶۲

ہر گھڑی دیتا تھا مظلوم کو پناہ
فستخیز نہیں رہا برقعہ کی
حکم سے کہتا تھا جا کہ تم را
تھوٹے کوئی بات میں بھی نہ بجا
ہر چند نہ راحت نہ آرام نہ
وزیر و ظالم کے حکم نہ آتا

۶۳

آخر تو کل نے نکلی تھی تدبیر
دربار میں بلوایا وہ شہر گیم
جلادوں کو فرمان کیا بھیج دیا
جس طرح وہ بھڑکے تم بھیج دیا
شہر سے تو بھاگے ان ذرا نظر آیا
تلواریں کسے سائے میں چلی جا کر آیا

۶۴

جلاد پریشان تو کل کو تھا الزام
اعزاز سے تھکتے کو تو اپنے بھایا
کھنکھاتی کیوں نہ تیرا قہر
کی عمر کا قہر نے کیا تھا
رحمت ہوئی ہے جو بڑے عجب جائیں

۶۵

جب پاؤں لگا آئے دروازے پر
جلا دینے لگے اگلے قہر پر
ہاں سے نہ ان جو عوام وہ بیم
سہیلوں کو بولے یہ کتنے لگا کفر
کس سے نہ زہد بیم کو نہ مارا
کہوں مجھ سے بھلائے دیکھو کو نہ مارا

۱۱۵

جلادوں کی عافیت کی حالت کی خبر
دروازے میں داخل ہوا جب تک کہ
ان شخصوں نے نظر آتا تھا کہ کھینچ پھینچ کر
کھینچا تھا خبردار ہوئی کہ کوئی قفس
خفیہ تھا کہ جس کو وہ دیکھتا تھا
بجایوں کی گردن پہنچ کر زبانی

۱۱۶

حاکم نے کہا ہاں، میری بی بی قفس
میں تیرے بول کر تیرا حق ان کی قفس
غالی نہیں ختم ہے لے لے کر میری دست
ایک رنگا رنگا ملک کی بی بی رت
کوئی بھی سفارش کر سکتا ہے تو
تیرے نہیں لڑم سے میرے نہیں تو نکلا

۱۱۷

پاؤں میں تیرے جوتے پہن کر
جب تک کہ تیرا تھا کسی کی دھلیکھار
کرتا تھا درندوں کے حوالے سے قدار
تدبیر سچی کی ہے تیرا ہنسنے لگا
دھوکے سے ملتا کرتا تھا خدا کی
بجھو یا یاد رندوں کی یاد مامور کو

۱۱۸

فکر کو رکھو یہ وہ پہچان گیا ہر شا
داخل ہو گیا ان جاہل روئے شیخ والا
دور سے رہ درندہ طوف قبلہ دنیا
قدونیم کے مے بادیب، تھا پیرا
معم خادم دیکھو غیر غلام غلامی
حکمت ہو چکی کہ قدار صبح میں ہیں

۱۱۹

مولانا نے جیسے کہ لکھا ان لوگوں پر
وہ شہر و دیہات میں کھڑا تھا کہ
بہتر تھا کہ وہ دین کا کتبہ
مشرقت ظائف میں یا خاصہ در
اعلام اس مامور کو دیکھو
میرے جی میں غیبت کی یادیں ہیں

۱۰

جہان بھی بچا نہ تھا بڑا ہوا
تھا تو کب بڑا ہو گا وہ سن لگ دنیا
جن کو کس حق اک ہم کھنچا نا
دیکھا تو کون کون تیرا
شہزادہ ہوا دل میں بہت دیکھا
بہتے وہی حال نہیں کوئی دنیا کھ

۱۱

کھلا لایا چھاپا کون کون
بچا نہ کون سا کون کون
آرام کون کون کون کون
تکلیف کی پر کون کون
کچھ قدر کون جان کون کون
دل کون کون کون کون

۱۲

کون کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
آرام کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
سفر کون کون کون کون

۱۳

کون کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
آرام کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
سفر کون کون کون کون

۱۴

کون کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
آرام کون کون کون کون
تھم کون کون کون کون
سفر کون کون کون کون

جولاد وہی شہنشاہی ہے کہ پھر شہنشاہ
 اسی پورا وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 شہنشاہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل

مردن بیاں کرتا ہوا کہ پھر شہنشاہ
 وہ تلخ کہاں کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل

آرام کہاں کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل

عزم و سادہ سادہ سادہ سادہ
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل

سب سے پہلے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل
 کہ وہی ہے کہ پھر شہنشاہ کا دل

۱۱
موجھ تھا کہ تیرا ظالم کلمہ اس
اولاد بی مطلق میں بہر حجت داور
باز آیا لیکن تم دیوار سے فوکر
نافذیر کے علم تھا کارنے اگر
جائے نہ زیارت کو کہی بہر بانی
بہر بد و بخت کی تیرا بانی علم

۱۲
بروز نیا ظالم کیا تھا کہ
تھی فکر کہ کشت جائے مزار شہر
ظاہر ہوئے عجز و جبر و عجز
عاجز ہے غدار بنیاد و فوکر
موجھ فاقہ تم کہ عیٹھانے پر شہر
فوق دہشت کے وہ کہ شہر پر شہر

۱۳
سدا و قدیم تیری یاد رکھی فوکر
اے ہو سدا یاد پر تیری نہیں چلتا
گزارا مکتو کل بھی جا نکا ہرانا
اک ظالم کا افسانہ ما اور ہے کا
منظور تھی دولت اے اولاد بانی
کرتار ہا تیرا ریت وہ تیرا فاقہ

۱۴
لیکن جسے ہر دست و خرد و تیرا
تو یہی بھی کہی کوئی کہ نہیں کہتا
ظاہر و غریب کی یہی پہنچے کہ کیا
فوق کھل گیا ہے کہ تیرا وہ کھٹا
ہر ہتھار ما اعزاز و کھٹا
قاین و طمانین کہ تھا غدار بانی

۱۵
موجھ کوئی فاقہ تیرا پہنچے کہ
تو کہتا تار ما پہنچے کہ سال
کھٹو فاقہ کھٹو کھٹو کھٹو
تیرا کھٹو کھٹو کھٹو کھٹو
فراق کھٹو کھٹو کھٹو کھٹو
تیرا کھٹو کھٹو کھٹو کھٹو

۱۲۰

وہ وہ بڑبڑاہے کہ وہ کہہ کر جانے
بھین جاتا تھا کہ خاک کے جاتا تھا
خود تخت والے پر تھا وہ کہہ کر جانے
اور خاک کے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
پیدل قصب تخت والے کہہ کر جانے
وہ کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے

۱۲۱

کھان کو تھا کہ تم کو
صورت کی طرح کی طرح کی طرح
شہر و رستہ جاتے تھے اب کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے

۱۲۲

اگر شخص نے کسی کو کہہ کر جانے
وہ کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
تو بین کا حال کہہ کر جانے کہہ کر جانے
شہر نے کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
وہ کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے

۱۲۳

اگر از آنی تھا کہ وہ کہہ کر جانے
جی کو کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
وہ کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے

۱۲۴

خاک نے یہ کہا تھا کہ وہ کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے
کہہ کر جانے کہہ کر جانے کہہ کر جانے

۱۷۰
 بن خضر آفرینوا افسانہ تراش
 پھل بہار و بہار صحت طبع کا سالک
 موت کی آغوش بھج کر افسانہ کا سالک
 بھلے کے لئے دور و دور کو کھینچے سالک
 ہر شے بہار و بہار صحت طبع کا سالک
 دلوں کی پڑھائی کی کھجور کا سالک

۱۷۱
 آرام سے وہ اہل بخار بننے پہ
 آبادہ فلک بہار تھا ہر کمر شانے
 تیار ہیں یہ بیری کہ عدد و وزن میں نہ
 خلعت جو پہنتے تھے کفن آنکھوں میں
 تھا وقت مصیبت کا جو ارباب بختیار
 جان پہنچے تو جو نہ کی سلطان بہار

۱۷۲
 صحت بہار میں تھوڑی سی کھڑ
 کھلم کھلی یہ کھینچ کر
 مہر پر اس طفت کا کھنڈار
 مولائی بلکے کہ کھینچ کر
 منہ پر اچھوڑ دے کہ کھینچ کر
 نہاں کی کھینچ کر کھینچ کر

۱۷۳
 جنبہ اتر کر لگا دے ہر وقت
 تھا جسم مقدس پر نور و نور
 آبا تھا گھن میں یہ منہ بچا امت
 دل ٹکڑے تھا اور نور کھینچ کر
 مہمان کی کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۷۴
 جمع تھا بہت گھر کی شہ نشاں
 نزدیک پر آئے کھینچ کر
 استادہ بچو بچو کھینچ کر
 مولائے کہ کھینچ کر کھینچ کر
 اتنا بھولوں ہی جان کھینچ کر
 لے لالہ میں بان کھینچ کر

عق

روئے ملک و ده دگر ز تو ایچ
دینا سے سو گم گریه و دگر
بیت ز دیار فسل کفایت یار
یتا رختا زده جو بود و یسیر

عق

مولا ز پر چاهی بود ناپسند
افلاک رده ها ز کون جلی کفایت
جست ز کفایت لاش زین جلی کفایت
چا چاک گریه کن چای کفایت

عق

بیت ز کفایت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت

عق

همه شای عبادت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت
بیت ز کفایت کفایت کفایت

عق

ناله بود دین سزاوار آید
آزاد دین سزاوار آید
آزاد دین سزاوار آید
آزاد دین سزاوار آید

۱۱۰
 اس وقت تک حال یہی رہا کہ
 جب وہ گیا تو یہاں وہ رہا
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ

۱۱۱
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ

۱۱۲
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ

۱۱۳
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ

۱۱۴
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ

۱۰ جانتی دھاتی خیر آفاق
 جس میں اس شخص نے تمام اہمیت
 بہت کم ہے نہ اب وہ غلام کی بونٹ
 آدھ لے بیچ جس کے سر پر گونج
 بہت دھت ہے اگر تیرے بچہ کا
 اس نے غم بہت کھایا ہے
 تیرا غم نہ تیرا غم نہ تیرا غم
 تیرا غم نہ تیرا غم نہ تیرا غم

لازم اسلام آباد میں
 مگر وہ نہیں کھاتا کچھ
 دیکھ کر ہنس کر کہہ دے
 دیکھ کر ہنس کر کہہ دے
 دیکھ کر ہنس کر کہہ دے
 دیکھ کر ہنس کر کہہ دے

اُس نے میرے پیار کو جان بلیا
 بہترین شہر و وزیرانی بھی بلیا
 اور آج کو اس نے تیرا کھانا
 بہت کم ہے نہ اب وہ غلام کی بونٹ
 آدھ لے بیچ جس کے سر پر گونج
 بہت دھت ہے اگر تیرے بچہ کا

اُس کو کہتی ہیں عاشق اور ہوتے
 بھی ہو میری آنکھ دارا فریب دیکھا
 کہ وہ بچوں کو بہت کھانا
 بہت کم ہے نہ اب وہ غلام کی بونٹ
 آدھ لے بیچ جس کے سر پر گونج
 بہت دھت ہے اگر تیرے بچہ کا

اہل آباد کو جب باقیہ دیکھی
 کھانا دیکھ کر کہیں مسلمان ہو گیا
 کہ وہ بچوں کو بہت کھانا
 بہت کم ہے نہ اب وہ غلام کی بونٹ
 آدھ لے بیچ جس کے سر پر گونج
 بہت دھت ہے اگر تیرے بچہ کا

مشرقیہ

ہے بہم فوج مضامین سرمدیان سخن
در حال امام حسن عسکری علیہ السلام

تعداد ۱۲۴

مصنفہ سید نصر از حسین رضوی ختہیر

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

باسمہ

زیارت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْبِرُّ الصَّادِقُ الْوَفِيُّ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَلِيَّ امْرِ اللهِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَ حُجَّجِ
 اللهِ عَلَى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيَائِكَ وَ مُجَجِّدِكَ وَ اَوْلِيَائِكَ
 وَ ذُرِّيَّتِهِ رُسُلِكَ وَ اَنْبِيَائِكَ اَمِيْنٌ يَا
 رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

واللہ تعالیٰ اعلم۔ المرجع الثانی ۲۲۴ھ تا تاریخ شہادت ۴۴۷ھ ربيع الاول ۴۲۶ھ

جائے ذکر کا مرقعہ

۵۴
جگر منصفان سپیدان سخن
را بربوبت کما الفاظ غنای سخن
سپهر کی پرت سحر دلان سخن
عزیز بهرام اور من و شو نشان سخن
قلندار قریبی کی مویں دیکھو
دست حسرت میں ملنی اعلیٰ قریب دیکھو

۵۵
رشتہ نامی بین جو کلا کلائی کھڑا
تو کلم وقتیت قلم تیغ دودستی کھڑا
دارہ حبیب سیر پر انکھ مٹی کھڑا
طنز تیرا الفت بالکلیا بچا کھڑا
پیشی کے گرو کا شوقین پر اثر تو تاج
کے پر جاسر ملک کا زور زبرد تو تاج

۵۶
شاہ قلم زینت سیر کیم
ناز ہے بولوں سے فاسد لہو کا کار
باد باجوبی بکھیتے پانی پر ہمارا
بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا
بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا
بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا

۵۷
شکر گو کہ ہر وقت ہے ملو دامن
بہر کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کچھ بھیجیں شکرین اور بھیجیں صفت
کچھ بھیجیں شکرین اور بھیجیں صفت
کچھ بھیجیں شکرین اور بھیجیں صفت
کچھ بھیجیں شکرین اور بھیجیں صفت

۵۸
لکھنؤ زینت کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا
کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کلا

۱۵ خط کے گھنے سے جو غریبوں کا نہیں
 زندگانی میں یہی نہیں غریبوں کا نہیں
 خط و بابا شکر کو ایک سیر پر زندہ نہیں
 بوسے یہ لکھ لکھ دلا دلا دلا دلا دلا دلا
 قیامت کا یہ ایک سیر پر زندہ نہیں
 قیامت کا یہ ایک سیر پر زندہ نہیں

۱۶ کشتیاں تجا بظہار کی گئی ہیں
 مچھلے روئی و قویٰ اور نہیں تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام

۱۷ انہیں تجا بظہار کی گئی ہیں
 مچھلے روئی و قویٰ اور نہیں تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام

۱۸ ایک طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں
 طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں
 طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں
 طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں
 طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں
 طلبتہ عقیقہ ہے وہ غریبوں

۱۹ راجا بظہار کی گئی ہیں
 مچھلے روئی و قویٰ اور نہیں تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام
 آگے سے اس کی پانی کی گئی ہے وہ تمام

۵۶

جب یہ سب کہے وہ غافل بن گیا کیونکہ
ایکے ایک کو سمجھانا باغلق و تیر
ابن دین کیلئے ہے دولت دنیا کیلئے
نہی شرف ایک جاہل کی خاطر ہے
دعائے عجیب یہ ہے کہ جو اسے پہنچا
اتجہ و توجہ کو تیار ارادہ کیلئے

۵۷

اگر اجازت تو دلوں میں رہ کر وہ تیر
خط لکھی میں یہ نامہ ہر شاہانہ
پہلے کے خط کو جو وہ دیکھ تو غور کیا
پھر پھر اسے اسے پہنچا تا فر
بر سر براہ یونین ملک کو تو دیکھ
تجربہ نہیں ملے یہ وہ پہلے تیر

۵۸

کہا کہ یہ سب حق ہے شہنشاہ
کے نام اس سب کے لیے اسے حکم لکھ
شہر چھوڑے قدم اور کی خبر کی سادہ
جب وہاں پہنچا تو پیش آیا وہ غلام
حق کی باتوں سے کیا پوچھا تو
خط دیا جا رہا کہ یہ کیسے زور ناجور کو

۵۹

مے کی قیمت اور شہر بہت سوداگر
شہر کے ساتھ وہ خاوند چلی خوش ہو کر
ٹھہرا کہ چھوڑ میں وہ مومن فرخندہ
نہی ہر آدمی وہ غلام عالی کو ہر
شہر خاوند منظم کام تھا حکومت میں
شہر حاضر تھا غلاموں کی طرح خدمت میں

۶۰

کہ جسے پہنچا ہی تھا جو وہ یہ خاوند تیر
ابھی جھپٹا ہی بلجی نہ تھی اس تیر
شہر کا نظریہ غیب تھا کچھ لافورن
نامہ اک ہاتھ میں اک ہاتھ کچھ زین
بچھی ہر نظر آ کر کھول سے لگا تھی تھی
کبھی ہر نقطہ پر وہ انگ بے بدلتی تھی

۱۷۱

بچہ کما حقہ غلام و نہ مخلص لا
بہ قریب مجھے اس کا ادب اتنا
جلال کا تب سے بھی اقصیٰ نہیں ہے چلا
بھرا پیچھے تکلف کا سبب کیا بھلا
سن کے بس بات کو غصہ میں لگائی
کہا غصوں سے تجھے نرم نہ اسے پرائی

۱۷۲

جنت صلیفیت بھی تیری جہیز نہ تھی
جو عواقب انہی نہیں نہ اور حاصل
میں سے حال میں ملے اور جب شامل
میں مراد و قبول سے کہ عود تیرا دل
کس طرح مجھ پیچہ پورا فضل خدا تھی ہوں
تو ہر اک بات پر کہ صل علی کہتی ہوں

۱۷۳

ہو یا فقیر و غنی شہر تیرا
کہ سر سبز میرا سبز کوئی غم نہ تیرا
ہر سہارا سے ماں باپ و تائبوں
ہر شے تیری اس شے قلب تجھ کو
کون تھا جو دو ادب کرتا تھو نہ تیرا
نام شہر و دیہات تیرا نہ تیرا

۱۷۴

کہ شے تیری کبریا کی تھی
کہ اسے ماں باپ پیدا ہوا تھا
ابن عم کا شے تیرا تھا کہ تیرا
اس سے طے پایا اور غفلتیں کمال
دن معرود و تاریخ بھی اور ساری بھی
تھی اگر اس سے کہ بارگاہ شہر تیری

۱۷۵

شے تیری کہ تیرا غم نہ تھا تو خوب
غم کیوں کہ بھی ہو تو تھے کافی دوسا
بہوایاں نہ سب علیٰ و فضل
شعر انصحا و کمال و ادب
پڑھ رہا تھا کوئی ایسی نہیں تھا گفت کوئی
لا باز نہ کرے کوئی تھے نہ گفت کوئی

اسلام

کلمہ تحریر کیا جائے کہ کیا ہوتا مقصود
میں کی اس سے پہلے نہ کہ کلمہ تکلیف اور
وقت پر پہنچا جو یہ دہرہ کہ جس سے
ظلم کی طرح ہوا قرآن کی کا خلاصہ
محنت سے سینوں میں پہنچا جو کہ
تو کہ تپتے ہوئے عجب عجیب لکھا

شعر

نہ ارم کیا فقیر ہیں غمگین
انتظامات جو ہم کو لے لے رہے ہیں
الان ہم پہنچے تھے ادا دیا ہوا
میں کی غم و غم تھی اور غم و غم
میں کہ وہ نہ ہوا رات نمودار ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی

سوسٹہ

غائب ہیں وہ بھی کیا ہم کو لے لے رہے ہیں
جس کو کہتے رکھا عقاب و جان
سے ہیں غم و غم تھی اور غم و غم
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی

شعر

پڑا کی کہ یہ ہے وہ سب غائب ہیں
الان شور و آواہا صل علی اصل علی
الان شور و آواہا صل علی اصل علی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی

شعر

میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
الان شور و آواہا صل علی اصل علی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی
میں کہ وہ نہ ہوئی کسی قسمت کی پیدا ہوئی

۱۳۶
 نکلے پروردہ جانیں تیری جانی کے
 آنکھوں سے ایک بار انا دیکھا لاؤں لگا
 جو نہ خون سے طبعی یہ تھا فکری جا
 تو کیچی کوئی سنہرے زریں
 ہو مبارک تجھ کو غیب سے پیونہ
 ایدہ دل کا تھی اک عجب گئے پیونہ

۱۳۷
 کیا شمعوں نے نکلے سے جو بجز نکلے
 نکلے یہ تو غیر تیرے کرم نکلے
 عود قاتی میں تکی فتنے کیا حضور
 وہ پوچھا خطبہ کر اے جان سے جو تھا ستور
 بس پر پیغام کرم کا کرم نکلے دیا
 عوالم کی کی تجھے تیرے میں کرم نکلے دیا

۱۳۸
 تنہا تنہا شہر طبعی نے ادا کی ادا
 اوجھلے بارک ہو جو بسے شہر
 شب بزم ہوئے خوش انا دیکھا عید
 ہی کسے عید کی برکت کو ہی کسے
 مصطفیٰ نے کہ ہو پوچھا پوچھا
 کہا خبریں نہ اگر خدا نسا ہو

۱۳۹
 غائب ہو چکے پیدا ہوئی تیری
 کرم سے سے تیری آواز کسرت عیاں
 کرم قیصر روی قاعدہ سے ایاں
 علیے میں نہ رکھنا غائب یہ محبتیں
 جس کے کامیابی عشق تھا کامل مبرا
 کچھ سرور تھی کچھ موم سے تھا کرم برا

۱۴۰
 اچھا نکلے سدا سے کچھ فتنہ
 بلکہ اے لب بھول کے کچھ کوا
 تھاپ چوڑی پر دم زد ہو تھا جبرا
 غول دل کی کوئی عیب تھی کھا کیا
 جو بزم کچھ غم نہ تھی کچھ تھی
 اچھا کوا کچھ غم نہ تھی کچھ تھی

نہ تو بوناک بے بنی کا کجی کیا خیال
 و قدم اچھٹا تھا گل بیوہ بھلا خیال
 لگ لگی پیچھے پڑنے سے بڑا غور خیال
 کہ نہ با بعض گل جو نہیں کر سکتے خیال
 نہ تو عین اقرار سبکی دعا کام آئی
 نہ جیسویں کا دلکس دودھ کام آئی

۵۴۵
 بچہ بابو بس ہمارے غلط سے قیصر
 ایک دن کے لئے یہ لٹکے لٹکے نظر
 مجھ سے کہوں میں سے کوئی نہ تھا اگر
 کیا میں نے کہہ بھیجے اس سے بھیجے اگر
 بوسہ ملا ہے میں قیدی تھی رہائی کی دوسے
 نہ بڑا شرمی معذرت کرنی کی دوسے

۵۴۶
 ان سلمان کو دار کیا قصہ نے
 کہ جو بیکوں پایادہ صبر دل مضطر نے
 مجھ کو بے نشان جو بچھا پودہ در نے
 تہنیت قیصر کو بھی کوئی سا سے لکھ نے
 جو پودہ راتیں سی صورت لکھ لکھ لکھ نے
 زینت کی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نے

۵۴۷
 لگ لگی اسٹھ مری فواہیں کیا لکھا
 ایک خاتون نظر میں نصیب کو نہ لکھا
 اور حضرت عیسیٰ جی بھی نہیں لکھا
 بوجہ سے کہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھا
 ساعت ایک مقلد نے کھلانی خوش ہو
 بی بی نقیر دینا ارادہ پراگم خوش ہو

۵۴۸
 بچا کھڑا شہ پہ سے لکھ لکھ لکھ لکھ
 انہیں نے دلا دلا دلا دلا دلا دلا دلا
 چم نے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 تیرے شوگر کی دیوی تیری ہوا سے لکھ لکھ
 بس یہ سنتے ہی یقیں سے لکھ لکھ لکھ لکھ
 حال دل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۶۶۶
 بوجہ غفلت کی نسبت اعلیٰ کبر
 کس لئے آئے تے زینتِ تہذیب کے یہ شہرِ کلم
 عقد کے جوہر سے پہلو کی تینوں کج فہم
 تہذیب وقت سے بھج جان اپنی دو بھر
 نا قوامی کے کمان بارگراں اٹھنا ہو
 سانس لینے میں کج جو سے دھواں اٹھنے

۶۶۷
 لکے نہ لکے لگیں بھجستہ وہ تہذیب
 کیوں کر آئے مرا ٹیلے سے پاسِ تہذیب
 تو آج بھی کھر کے اٹھوں اگر تو عذاب
 مجاہدین نصار کا خدا پر عتاب
 تو مسلمان ہو تو دارمان ملک برائے
 بھجستے پاسِ تقیہ مرا دگر آئے

۶۶۸
 جو ہیں بکج تو سلام سے خود دل سے پسند
 کج بھج کج بد دہشت میں ہوں حق کی پابند
 کج بھج کج بد دہشت میں ہوں حق کی پابند
 کج بھج کج بد دہشت میں ہوں حق کی پابند
 دیکھیں کج بس نہ ہو اھو پھر اس آگ
 سو زور نہ دارا اب تہذیب کے آگ

۶۶۹
 غائب ہے پھر مٹ گیا یہ دیکھیں کج
 دن کو کج قحطی دعا میں کج پھر کج
 رات کو قحطی قحطی تو وہ خواب کج تھے غور
 ایک شب کج غور کج کیا بے جھوٹ
 آج تک خواب میں باتیں کج تھیں
 اب بونہیں قحطی میں کج تھیں

۶۷۰
 کج روز میں سلام کی آفت کج
 کج کج کج کج کج کج کج
 مع شکر زہد جہل کے کج سوئے میدان
 جہیں میں نہ دیوں کج کج کج کج
 کج جاہدہ کج کج کج کج
 تو غلامِ سمیت غلام کج سے آنا ہم تک

۱۵۰

شکر از انشا می نویسد یکدیگر را چنانست
چون در منقصل آنچه بجهت بیا
در بربت که اسلام را به بیا
در دین و دین که در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی

۱۵۱

در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی

۱۵۲

عبدالله که در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی

۱۵۳

در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی

۱۵۴

در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی
در حق تعالی و در حق تعالی

۵۱۱
 میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا
 اور اسے کہہ دیا کہ تم میرے
 بہت قریب ہو رہے ہو
 میں نے اسے کہہ دیا کہ تم میرے
 بہت قریب ہو رہے ہو

۱۷۵
تربت کی ویکس جو میں نے کلیم جوڑیں
وہ آپ کی لائق پہلوئے الم و درجہاں
اسے بیکر اب میرے سر سے تپا لیاں
کہ نفی سے کہ سلاحت اسلام ہے
جسے کیا یہ مہم خلعت و القام ہے
نہ بھابھائے غیب سارا

نظم عربی کا ترجمہ لالہ کے بہادر سردار
 کو بہادر صدق و صفات سے بہت شہنشاہ
 کو بہادر جان کی مائیں میں تو بہت شہنشاہ
 کہ چاہے نہ ہو نہ لالہ کے بہادر سردار
 کہ بہت شہنشاہ سے بہت شہنشاہ
 کہ بہت شہنشاہ سے بہت شہنشاہ
 کہ بہت شہنشاہ سے بہت شہنشاہ

۱۲۳
 انجمنی کو جو شادی کر کے بیکار ہوئی
 فصلی شادی کر کے بیکار ہوئی
 جو شادی نہ کر سکی وہ بیکار ہوئی
 ان کی بیکار ہوئی
 ان کی بیکار ہوئی
 ان کی بیکار ہوئی
 ان کی بیکار ہوئی

۵۹۵
 رفیقان و تلامذہ صاحب فیضی برادر ہوا
 اہل کمال کے ہونے کی خبر ہوئی
 دل سے بہرہ مند ہو کر غافل کی بجائے
 تفتخ و فخر پر تو غفلت کی نشانی
 فخر کی حالت پر بھیجی تھی خط و کتابت

۵۶۶

تالان گوی و سرب و بود و سیر
در جنبه کج و کمرنگی که در کج
از آن تیر و تیر و تیر و تیر
بهرین تیر و تیر و تیر و تیر
سرب و سیر و سیر و سیر
اوه ای که سرب و سیر و سیر

۵۶۷

سرب و سیر و سیر و سیر
کج و کمرنگی که در کج
از آن تیر و تیر و تیر و تیر
بهرین تیر و تیر و تیر و تیر
سرب و سیر و سیر و سیر
اوه ای که سرب و سیر و سیر

۵۶۸

سرب و سیر و سیر و سیر
کج و کمرنگی که در کج
از آن تیر و تیر و تیر و تیر
بهرین تیر و تیر و تیر و تیر
سرب و سیر و سیر و سیر
اوه ای که سرب و سیر و سیر

۵۶۹

سرب و سیر و سیر و سیر
کج و کمرنگی که در کج
از آن تیر و تیر و تیر و تیر
بهرین تیر و تیر و تیر و تیر
سرب و سیر و سیر و سیر
اوه ای که سرب و سیر و سیر

۵۷۰

سرب و سیر و سیر و سیر
کج و کمرنگی که در کج
از آن تیر و تیر و تیر و تیر
بهرین تیر و تیر و تیر و تیر
سرب و سیر و سیر و سیر
اوه ای که سرب و سیر و سیر

۷۷
ایک کی زبانتیں بھی بنائے تھا کہ غم
کہ نہ نظر نہ ہے کھڑی بھی قید نہ ہے
منعین بن کر آرا کا یہ حال رہے
کہ پڑھا لکھا تھا مشہور تھا وہ قلم
علم تاج کا ماہر تھا وہ بچیدہ تھا
قدروں میں اصل بصیرت کا تھا خمیدہ تھا

۷۸
تھا آوازِ تنہا کے لیے یہ حال اس کا
حسد و بغض کی آتش سے جلا کر تھا
فکرِ متقی کی بوچھاڑ کیا تھی پیر
کہ شے خلق سے اولاد رسول دوسرا
ستم جو برائی گویا تھا شانی ظالم
عسکرِ گجرات کا تو وہ تھا دشمن جانی ظالم

۷۹
میں شفی نے کیا تھا مول میں ان فنکار
دیکھتے ہیں تو حیریں لیا کہ یہ کیا فنکار
لگا کہ حادثت بدیع کی کہ بیٹھے جو ملو
ٹاپوں سے قند کے ٹکڑے کو نہ نہ قرار
جو قریب آگیا غم و حویلی سے کیا
کتنوں کو بارے کے پونڈ میں اس نے کیا

۸۰
تنبیہ سے کمال نے کتا یہ بکار
سے لے کے سب بابائے بیکار
کھائی اراکِ چوٹ الیا بن کر
عسکرِ گجرات تو لایے تھے پیر شاہ سوار
تو پیر ان کو جو دیا وہی دیا یہ فرس
مجھے ہو گیا چوٹ لگائی گئی تو فرس

۸۱
ابو اسحاق کہ جہاں نے نہایت تندرست
کہ وہی بھی کہ گئے اسے تندرست و تندرست
آج ابویں میں داخل جو وہ جان مجید
دور خانہ پلا وہ فرس زلفت کسیر
آپ نے آئے ہی تھے یہ کھلا اسے اپنا
ایک کو تو بھول گیا میں وہ بڑا ستاپنا

۱۷۰
 بی نظیر تھا عالم بھی کہنے آتا
 بلا صدوحا اچھلے ترقی سے اولا
 نہ نہ فرایا کہ شکر فرائد بیت
 کہ انکار نہ کیا یہیں بھی لکھا

۱۷۱
 اس کی ہر غیب کا عالم دیکھنے میں
 غرض کی آغوش دراز میں بھی دین میں
 کہ غیب کی کائنات کے ہر کونے میں
 دل میں کائنات کی آواز اب تک ہے

۱۷۲
 ہی کہ وہ جو بہت دیر سے ترقی میں
 جس کے جاوید رہا پہلو کی آغوش میں
 نہ اس دور و وجہ سے کہ ہے اوج میں
 تو کچھ کہہ کر نہ چلا وہاں پائیدار

۱۷۳
 تازہ نشانی بہر کی عاجز تھی کہ
 اپنے ملک کی بادشاہ کی خدمت میں
 جو کہ صاحب دل سے محبت تھی کہ
 خدمت میں کیا دین میں عورت تھی کہ

۱۷۴
 نہ تازہ بہت آگے
 بہر صورت میں بھی دل میں کہہ دیا
 پوچھا عالم نہ نظر کیا یہ سارا
 سب سے زار اشارت سے بہت شوق تھا
 خوبصورت ہے یہی شے فلک سے
 یہ فغان غصہ کو دیکھ کر مر رہا ہے

۱۰۰

از آن که در حقش حق است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است

۱۰۱

و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است

۱۰۲

و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است

۱۰۳

و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است

۱۰۴

و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است
و حقش بر او است

۱۴۵

کے ساتھ جانتے تھے کیا ان کو ملے
سے دربار میں جا کر ملے گا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا
بے شک میں نے کہا تھا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا

۱۴۶

انھوں نے سب کچھ کیا ہے
بھولتے ہیں وہ سب کچھ
دھتورے میں ہے سب کچھ
بے شک میں نے کہا تھا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا

۱۴۷

میں نے سب کچھ کیا ہے
انھوں نے سب کچھ کیا ہے
حال میں ہے سب کچھ
مصلحت نام نہانی ہے
فحاشیت جو وقت حاصل کرنے کی
کہ یہ بھی کسی غیر پرانے کی

۱۴۸

بے لگن ہوئی تھی کہ جو ہے زیر
جی اتار دیا کہ یہ یہ یہ یہ
میں نے سب کچھ کیا ہے
بے شک میں نے کہا تھا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا

۱۴۹

عقد قیام نے یہ بھی ٹھہرے نماز
انھوں نے سب کچھ کیا ہے
میں نے سب کچھ کیا ہے
بے شک میں نے کہا تھا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا
کہ ان کو ملے گا کہ ان کو ملے گا

۶۴

وگرتاں غائب نہ ہو کہ کفر
بجائے ترن پہلا یا وہ اشکرہ نور
جو کہ دشت و جیل پہ ہوا بار بار
کھل گیا آنکھوں کو حق کی کشتی نور
بجائے تبتہ نور کو وہاں دیکھ لے
دراستی کو نور کو وہاں دیکھ لے

۶۵

ایک نیم سیدھا رستہ قابلِ تھوڑ
ہوئے مصمم کیب کی مصومات
فردی و فانی کہ مصمم کے فانی ہوا
یکہ مصمم کیب میں مصممات
جب میران سے اٹھی شرم و غلامی
میران سے اٹھی شرم و غلامی

۶۶

مغفل جو کہ علی بنی سید جواد
خون کی سادہ پید سے لاش مولا
یہ پہ پہ بھیجی جو بھی کسے رہا
کیا مصمم نے مصمم کو مغل لاش
میران سے اٹھی شرم و غلامی
میران سے اٹھی شرم و غلامی

۶۷

ایک کے بعد نام ایک ہی کرتا سدا
عکس کی کیا موقوفی کا لاش
بارہویں ادا کی ہیں نہیں غائب ہوا
اسے قلم بھی باقی نہ رہا غلام
چلتا ہوں ملکوں کی زبان بولے
عکس کی کیا موقوفی کا لاش

۶۸

تو بھی قید سے اٹھ کر تو فانی بھی
اور میران بولوں تو قدرت کا کرم بھی
راہ ہر چوڑی
نہیں اس کی کشتی اعانت کوئی
اور افسانہ کیا یہ کہ آئی پرانی میں
میران سے اٹھی شرم و غلامی

انہ
گوشہ فہرست تھا ایک مذہب و جہا
جس میں روزگار بھی نہ تھا کوئی کس
نزد وہ ہو کس کی تھی جس میں تھی تھی
حیف صدی و بی خون پر کمال رکھا
غیر فقط یہ مظلوم کے ہمراہ رہا
دو دوں ملک کی نیند میں غشاہ رہا

سنہ
وقت اہل و عیال اپنے بچوں کا خیال
اتنا لاغز ہوا تھا وہ و فضل و کمال
جیسے بالائے فلک شبنم کمال
مغنی جو بالی کو نہ خود یہ ہوا ضعف سے حال
اس طرح آپ کے حصے میں ابھی رہی
بھی ہو پھر میں نے کسے کچھ بچا رہی

سنہ
میرٹھ چھ سال کے بعد تھی نہ حضور
ایک دن بھی نہ میرٹھ میں کو مسرور
پہنچی تھی چورانی بھی کو کچھ مقدر
کسی دوست سے مل بھی سیدیں سلطنت
رات دن بہن بیلان کے نالہ و شہ
کہہ اچھا نام است عیال بہشت

سنہ
غنا بھی وقت بلا و دوستوں کا کام کیا
دیں کی تبلیغ بھی کرتے تھے سلطان کا
نہ مومنوں کا نہ تو شکوہ نہ نکالت نہ لگلا
بھی بھی ان حال میں بہرہ تھا کہ جینا
نہ مومنوں کے تھے وہ جان و ملک و مال کے
مومنوں دیا نہ را کہ مومنوں کے

سنہ
بزدلا نہ ہو لہذا یہ ہا سب یوں کا
نہ غم و دنیا پھر الزام ہے بچہ نہ نہا
مومنوں بھی کی وہ رسم قدیم نہ را
نہ تہذیب تو کی حالت شاہ والا
کے کھلنے کو ظالم نے اچھلے
کے کھلنے کو ظالم نے اچھلے

۶۹
 نے خدمت کے لیے عالم کسے فدا
 خود ذریعہ بغاوت کو کیا کے سلام
 قاضی شکر کی عرض کو فدا کر سلام
 مضطر شاہ نے تنہا کیا سلام
 مصیبت کے پہاڑ کی آتش سے آغا
 کیجے اس خطر میں تین نہیں مولا پر

۷۰
 اخوت نام صبح یہ فدا سے کس
 بانی لا اے دے دیا پانی کے خوشنود
 ہے یہ جام ذوالکھٹے نیک نام اسکا
 غائب جس بجھے دسکالہ بی بی حال لا
 کہے یہ خالق عالم کلام کمال
 نہ اپنی جو وہ لا یا تو خود کو نہ لگ

۷۱
 کے پہلے پہلے پر منتنا جہاز
 کی اور طاعت عبود باغلاصل نیاز
 حب طرح کرتے تھے صحت یح حق نیاز
 وقت آخر پہلی طاعت کا وہی تھا انداز
 شہرہ یار نے جو عبادت تو فرغت پائی
 موت سے پہلے پر دو پیشے کی فرست پائی

۷۲
 ہاتھ سے لے لیا ایک فاتر نہ جا ادا
 حقیقت اپنے پہلے پہلے مصطفیٰ نے قضا
 دو دریں میں یہی عجیب کلمہ ایچ اسفا
 کہ اٹھا خلق سے ایمان کا وہ راہ نسا
 شور و غلا سسکے ہیں اپنے قیام سے آئیں
 کچھ پڑی فاطمہ پر تارہ مصیبت آئی

۷۳
 گئی عالم کسک کھٹی اسکی خبر
 گم ہو گیا اسے کس پر کچھ نہیں نظر
 دل سب ترقی ہو افسر کی قلوب پر
 فلم ہو گئی کوہ پور شاہ کا کوئی کسر
 امروہ شہر نہ کھیں کوئی لکھا کس پر
 با تو قتل اسکو کیوں نہ نہ قرار کریں

نام صبیح نقاشی زکریا تقی با تو قمر
صل کا مر سب کمال نقاشی زکریا قمر
حجر سب بند ہے کمالی بوجھوئی نام
سب غزل بھی لاش ادا نام و کبر
نظامات سے جوت فرغت باجی
کمال غزل ادا تو کمال اجازت باجی

صلیہ
صحن جانب نہیں بلکہ نرسوں نساں
تقریب کے لیے ستادہ تھے ویران
لاڑیں بران تھیں سب بند تھی ایک لپ
بہارن سو گال سال نقاشی و غزل
سب لپا کرتے تھے فرزند تھی ادا کیا
کیا رھوئی احمد علی و صلیہ

صلیہ
حکم عالم سے خوش و کفن کا سال
اے جنت بکد وہ سالانہ نقاشی ماں
قدی بی نہ دیا غزل و کفن کو میاں
نقش تیار نہ تھیں بگو کیا وہ طفل نماں
وہ بچہ نہ دیا بوجھوئی نام
کھجوریں لکھنے کی نماز کر کے

صلیہ
خفہ سے لڑھکائیں عجب لڑکی نماز
بکڑوں بلکہ نرسوں تھے خوب لڑکی نماز
کسی خفہ خفہ بوجھوئی نام
ایا طفل رسد بوجھوئی نام
سب یہ بار امت کا طفل کے نہیں
بھول جائیگا نماز سب بار بار

صلیہ
خجہ خفہ شے کی طفل نے آغاز نماز
کے جبروت تھی کوادند خفہ خفہ نماز
شان و شوکت اچھی میری سلطان حجاز
سب کی پس بنی قبر شمر فرار
چراغ جاوہریت کے تر تری خفہ
حق کہنے کی یہ عذریں بوجھوئی

۱۰۰

خدا بافتن کند و بگوید بر بانی
سجده و سجده ای ای بانی
بند و از تو چسب جدا بگویم
باید که تو زخم بچشم ای بانی
و ای بانی ای بانی بانی
تا بانی ای بانی بانی

۱۰۱

مؤذن اسرار بقیه بستاند
ما وقت نه کاران کا سالن کیا
موت و نوت و تو ترست اٹھالاش
خونگی ساقه بستاند قق که در علم
کوئی که فرغانه قق بستاند
شکسته و کوی او و یک گریبان کوی

۱۰۲

محمود و افغان بستاند
که بستاند مسلمان و کجی بکجا
بجست نه نوت و نوت بکجا
بکجا و کجی بکجا
بکجا و کجی بکجا
بکجا و کجی بکجا

۱۰۳

جبار و قیام و نوت بکجا
قجی بکجا و نوت بکجا
رستا بکجا و نوت بکجا
محمود بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا

۱۰۴

محمود و قیام و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا
بکجا و نوت بکجا

۱۱۱
نصف نوبت کی تو بھلی تو بھر
لاکب دوزخ میں بھر بھلی تو بھر
جان میں بھر بھلی تو بھر
کہ تو بھلی تو بھلی تو بھر
اس طرح جو سارا کتب خانہ کیا
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر

۱۱۲
جوت افادہ وہی خاک لالہ کیس
کیا بوجھ مستحبت حق کو تو بھر
کیا سدا کی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
تو سدا کی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر

۱۱۳
سے اگر بھین کے پڑا تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر

۱۱۴
قلم کی بھین کے پڑا تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر
بھلی تو بھلی تو بھلی تو بھر

۱۱۵
سے یہ بیت مرزا دیر مرزا کی ہے

مارچ ختم تصنیف مرثیہ ہذا
۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰
گلستان خیر
۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵

اشتہار

بدر کامل حصّہ اوّل جس میں ثبات
 فرماتے ہیں آنحضرت سے امام
 محمد باقر علیہ السلام تک کا
 احوال نظم ہے۔ ضخامت ساڑھے دس جز
 قیمت پچاس روپیہ آٹھ آنہ
 بیچر ممتاز ایجنسی
 نسخاس لکھنؤ

۱۳۴

ساقی بہار آئی ہے رحمت لئے ہوئے

مشتل بدمح امام عصرؑ

واستغاثہ جناب معصومہ

بند

مصنفہ سیدہ نسیم از حسین رضوی خبیر لکھنوی

مطبعہ نظامی پریس آہنی پھانک لکھنؤ

زیارت حضرت صاحب الامر
باسمه

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُؤَلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ
عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ
مَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَحَيْثُ وَ
مَتَيْتُهُمْ وَعَنْ وَالِدَتِي وَوَلَدِي وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالْحَيَّاتِ
بِرَأْفَةِ عَرْشِكَ اللَّهُ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ وَمُنْتَهَى رِضَاكَ وَعَدِّ مَا أَحْصَا
كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُجِدُّ ذُلِّي فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي كُلِّ
يَوْمٍ عَهْدٍ أَوْ عَقْدٍ أَوْ بَيْعَةٍ لَكَ فِي رَقَبَتِي اللَّهُمَّ كَمَا قَسَرْتَنِي بِهَذَا
الْشَّرِيعِ وَفَضَلْتَنِي بِهَذَا الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهَذَا الْإِسْمَةِ
فَصَلِّ عَلَى مُؤَلَايَ وَمَسِيدِي صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ
وَأَشْيَاعِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُشْتَعِدِّينَ بَيْنَ يَدَيْهِ
طَائِعًا غَيْرَ مُكْرِهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتْ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ
صَفًّا كَانَهُمْ بَيْنَاكَ مَرْصُومًا عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ
وَأَلِّمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ اللَّهُمَّ هَذَا بَيْعَةٌ لَكَ فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

تاریخ ولادت با سعادت ۱۵ اردیبهشت ۲۵۴ هـ

تاریخ ولادت با سعادت ۱۵ اردیبهشت ۲۵۴ هـ

۱۵۵
سایه بنیاد آن سعادتمندان
و نه بزم گلشن بوی گلستان
خوش و غم کار برده پیوسته
دامن میں آن حبیب اداست آن
بدر کیمیا مالک سعادت قدم قدم
آنچنین بچھا رہا اسی وقت قدم قدم

۱۵۶
بلبل بنم زندگانی بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان

۱۵۷
از گلستان در عشق بیا بیا
قدست کاران خلق از عشق بیا بیا
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان

۱۵۸
بلبل بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان

۱۵۹
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان
و نه بزم گلستان بوی گلستان

۷۷
 شافوں میں کھلے نہایتیں ہر گھڑی ہوں
 روتی فرتی نے درین فصلوں میں ہوں
 رفوہاں اپنے اپنے لکڑیاں عطا ہوں
 ایک ایک ہوں میں میں فیض دینا ہوں
 مانع بنی کا ہوں ہر پائے زمین پر
 جنت کا دربار کر آیا زمین پر
 ۷۸
 تازہ نگاہ شوق کا پینے میں ہوں
 ناز کریں ایسے لکڑیاں ہوں
 شافوں سے لڑتے لکڑیاں ہوں
 نرسے لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 روشن ہر ایک شے ہوں
 صحن چین چین شہر ہوں کی طرح
 ۷۹
 کلباں غنم غنم لکڑیاں ہوں
 ختم کی سے سے لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں کا وہ فرق لکڑیاں ہوں
 نظارہ سوز حزن لکڑیاں ہوں
 لالے کے دل میں نہ دروں لکڑیاں ہوں
 ٹھنڈی ہوا میں لکڑیاں ہوں
 ۸۰
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 میں لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 ۸۱
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں
 لکڑیاں لکڑیاں ہوں

۱۵۶

۱۵۶
 پہنچی کلاہ نہ دھڑکے آن لے پھول
 پہنچی نہ زردی سے سالان لے پھول
 اگر آج پہنچا پہنچے شائے پھول
 کہ نہ پہنچے جو کھڑا کا ابلان لے پھول
 ریشہ نہ نور حسن تجبی زمین پر
 نہ پہنچا ہاں پہنچی زمین پر

۱۵۷

۱۵۷
 گل نہیں شے نہ صبح سر عیالی
 کوئی اٹھا عشق کی جھپٹ پر اذق مٹی
 نازل زمین پر جھپٹ ناکمال مٹی
 گتہ نام رنگ بدہ اسماں مٹی
 ارض و سما کا مالک ستارہ کی
 نہ نشین صاحب مہر ان کی

۱۵۸

۱۵۸
 بدل اٹھا جو ادنیٰ خضر سے جو کر
 ملکیت کی جاہ نہ بڑے جانے کی نظر
 و اعظم کہ جس طرح تو کہتے ہیں غلط
 اس سے تو کہو کہ غلط سے دور
 فتوحی دیلے کہ جو یہ قضی جہان سے
 پیڑ سے نام ادا کر کے لے

۱۵۹

۱۵۹
 سہا پہن ترے در پر غم مند لقا
 آنکھوں کی دوسرے خداوند راقیا
 نہ خیر نہ بلا نہ میں بخت نہ راقیا
 غم سے لکھ لکھ لکھ کر نہ راقیا
 کتنا عین حجاب یہ کہ قہر کی
 جو مذاق اختیار ہے نہ راقیا

۱۶۰

۱۶۰
 اس رونق کی مسید میں ایک جیاب کیا
 اور دوسرے کیا تو کجی غنم طیب کیا
 اک کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 نور غلام سے اس کی کجی کجی
 دل میں ولادہ رخ میں بوسے نہ کیا
 ہمیشہ کو تو اپنے مقدر پہ نہ کیا

५५

٦٦

17

PK

Page 10

۱۰

بیتین کی علامت

وہابی

۱۰۰

آسیاب و آسیاب

مجلس شورای اسلامی

1917

۱۰۸

فصل اول در بیان احوال و احوال

مقامی سطح پر

وکیلین کے لئے

میں نے اس کو دیکھا ہے

مجلس العلماء

سید فاضل احمد خان

مجلس

مفتی نظام الدین

ج. ۱۰۰

جنتی الخدیجہ

بسم الله الرحمن الرحيم

وہابیہ کی کتاب

۱۰۰

سید محمد تقی میرزا

امام بن محمد بن علی

457

مستطاب

20

طالوت بن لی

76

2

५५

۵۲۱

موتی میں اور پھیریں ہے زین فخر
اعلیٰ وہ بادہ کش تھے میں علی شکر
عصمت کا جا بے شک تھے وہ یہ تمام
وہ بھی ملاں اس آتش کے قہر
یہ تھے جسے سب پاس ہو گیا دشمن
بہر علی کا اور علی کا بھائی نہیں

۵۲۲

شکست کھانے میں تھے غرور سے
رو بایں اور ساتھ ہی اداں میں
تیبا کب کب میں کس دل کے دوسے
فلکِ شکر کے جامِ شیرینی میں
بجایا جو وہ سب آتش شمشیر
یہ بھی آتشِ شیدا لا بہتگی میں ہو

۵۲۳

نقلے البیت پر کو رو تا ہوں
سرورِ یافضِ حضرت شکر کو رو تا ہوں
نخلِ مرادیا ہوتے مضطرب کو رو تا ہوں
ششہ شہزادِ بل علی شکر کو رو تا ہوں
یہ بھو بھو جوش میں آئے تکیہ
پانی یا نہ تھی کہ سا بھلا کر

۵۲۴

صد شکر وہ نازد رنخ و الم کیب
فصل سے دو درختوں کا یک
سدا شکر اور جا بے شک کا یک
وحدانیت کا نقش ہر کتبہ کا یک
اسلام کا سب سے بڑا ایک
مگر بھی کہ ہے یہ غیاث کیب

۵۲۵

ابوں کی کسی پر تھی دردِ بھرا
خون کا وہ شوق تھے بڑا دھڑا
جہادِ حق سے بڑا اسلامِ دنیا
حلال ہے سب اس آفتِ قتل کو
اگر وہ جو کچھ عریب نہاں تھا
میں لکھ جو کچھ عریب نہاں تھا

۱۶

ابو کثاده جان بر سر همه جویس بلند
قتیب ظاهر سخا کی کردش فدا بند
جلان بخش بر سر سجی بر سر سجی
یوسف زنده اوجاوه از قلال کجاست اند
بهر سپهر بنده است کجاست اند
زنان که هفتیست بر سر قفسه اند

۱۷

بزرگ فیل کی کرد بر سر کجاست
دیو کجاست بر سر کجاست
فیل بر سر کجاست بر سر کجاست
کجاست بر سر کجاست بر سر کجاست
عصمت کجاست بر سر کجاست
بالا سر دوش کجاست بر سر کجاست

۱۸

بوقعت کجاست بر سر کجاست
روشن کجاست بر سر کجاست
راز کجاست بر سر کجاست
ده رب کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
محاسب کجاست بر سر کجاست

۱۹

بومین ز سر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست

۲۰

بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست
بهر کجاست بر سر کجاست

۱۷۱

فرخنده خوش حال و خوش انداز و خوش
ذی خلق و ذی مکار و ذی غم و ذی غم
با علم و با مروت و با علم و با مروت
حق دوست حق بین حق آگاه و حق ظم
خوشی میں آن کی دوست اگر حق
فان کبریا کا افسانہ نظر ہے

۱۷۲

کائنات سے پودہ نشان و بول نشان
برو بول میں دوش علی پر قبا و بول
کہوت میں بس عجیب و غریب
تجربہ پر مہمانے حق کہ قبا و بول
حق مستحق علی قبا و بول
جگت سے مودہ و خشت و صفت و بول

۱۷۳

فرخندہ و خوش حال و خوش انداز و خوش
اب تک کی سب سے بڑی و بڑی
اللہ کی رحمت و احسان و احسان
ایمان کی جو بات حق و احسان کی
الہام و احسان و احسان کی
روح الامیں کو وہ احسان و احسان

۱۷۴

ایمان کی دوست اگر خوش حال و خوش
بڑھتی ہیں کہ خوش حال و خوش
بھونکے ہیں کہ خوش حال و خوش
جنتی ہیں کہ خوش حال و خوش
خوش ہیں کہ خوش حال و خوش
لاکھوں خوش حال و خوش

۱۷۵

طوفان و شر و شر و شر و شر
مصوم کا جلال ہے خدا و خدا
جدا و جدا ہے خدا و خدا
بڑھتی ہیں کہ خوش حال و خوش
خوش ہیں کہ خوش حال و خوش
لاکھوں خوش حال و خوش

۱۰۰۰۰
 کلاں علی اور علیہ علیہ علیہ
 فاق کر علیہ علیہ علیہ علیہ
 شان علیہ علیہ علیہ علیہ
 جاب علیہ علیہ علیہ علیہ
 علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

۱۰۰۰۰
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

۱۰۰۰۰
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

۱۰۰۰۰
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

۱۰۰۰۰
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 زار علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 کر علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

۵۳۶

وہ زیب ترین لکڑیوں میں سے ایک ہے
انہی میں سے ایک ہے جو ہر طرح کے برقی طور
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
پر لپیٹا جاتا ہے
یہ لکڑی بہت سارے کاموں میں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے

۵۳۷

اس لکڑی میں بہت سی خوبی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے

۵۳۸

یہ لکڑی بہت سارے کاموں میں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے

۵۳۹

لکڑی کے ایک خاص قسم کے لکڑی
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے

۵۴۰

یہ لکڑی بہت سارے کاموں میں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے
اور اسے مختلف طرح کے مختلف چیزوں
کے لیے استعمال کی جاتی ہے

ہاں
 بھائی تیرے توں کہہ بیفت خدایاں
 ہم کہہ چکا فوج پہ باہر شکر و خاں
 شکر یہ یوں چلائی وہ شکر و زباں
 جس کہ کوئی نہ کہہ سکی تیری جلیبیاں
 کہہ چکی تھیں غور یہ قدرت کھاتھیاں
 مگر تیرا ہم کہہ نہیں سکتے

ہاں
 جو اسے مانتا تو کہیں اسے سلطان نہ کر
 نہ کر ازراہ جان دینی یہ سب
 ایسی تو اچھاں میں چلی دابھتیا
 پا الی تج میں باغ دینی وہی ایک
 جہ غم وہ کا دل غم حراں بھوپا
 ان تھو نہ کہہ ابراہیم ابراہیم

ہاں
 ہمیں غلام جو پر تیار تھے
 دنیا اہم تھی میری حق عزیز میں
 رقعہ باجوڑ و عرب شمشاد و نمین
 اس واسطے خلافت ہو اور اہل میں
 کہ تو جو یہ میری شہر عالی بھوپا
 کہ میری خطا ام اور الی بھوپا

ہاں
 حق و غلام کوئی نہ اتقا
 ہم سے ہم کہہ کہ تو کہہ کہی
 پہنچا کہ میرا نہ کہہ کہانی بلادیا
 اسے کہہ جتا ہے پہنچا کہہ کہی
 اس وقت کہیں کہہ کہہ بلادیا کہی
 اسے کہہ کہی کہہ کہی کہی کہی

ہاں
 رہنے دیا نہ کہہ میں رہا کہی کہی
 ہمارے شہر نہ کہہ کہی کہی کہی
 کھو کہہ کہی کہی کہی کہی کہی
 کھارہا رافض فاقہ نہ کہی کہی کہی
 سب کہہ کہان نہ کہہ کہی کہی کہی
 نہ کہہ کہی کہی کہی کہی کہی کہی

نہ تو ہے اگر اُبی کوئی اور نہ تھا
 بدبو کوئی نہ ہو کہ کسی کوئی نہ تھا
 کیا میں میں ہی خلتے اس کے ان پیدیا
 جو وہ پہنچا ہوا تھا کہ خفت شہار
 کیا اس کے لیے یہ تقدی ہوا نہ تھی
 کیا اس کے لیے یہ تعلق صد ناز یا تعلق

آہ اگر میں کوئی نہ تھا
 بنی ہو کہ اس قدر تو نہ تھا
 نہ کہ کجا عجب ہا تھا شہر میں
 ناقول کے ساربان مرا جا بہ خراب
 ناخاموشی میں باغ و بہار نہ تھا
 عزیز عجب شادہ نمودی کوئی نہ تھا

انہوں کوئی نہ تھا
 نہیں ہیں اس کے ان کے کوئی نہ تھا
 جب کہ پہنچا ہوا تھا کوئی نہ تھا
 نہ کہ کجا بھول نہیں ہیں کوئی نہ تھا
 سب کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 بڑا بھوک بھوک نمودی کوئی نہ تھا

بہو تھی اگر وہ ہاں نہ تھی
 نہ تھی کہ اس کے کوئی نہ تھا
 بڑا بھوک بھوک نمودی کوئی نہ تھا
 عجب تھی کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 اس کے بھول نمودی کوئی نہ تھا
 کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا

میں کیا تھی نہ تھی کوئی نہ تھا
 اس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 اس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 اس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا
 اس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا

۱۵

بنا اس بوج کی کہ نہ تھی تھی تباہ
مرد قوت نہ تھی نہ تھی تباہ
کھنڈ اور نہ تھی تھی تباہ
سادا اس بوج نام نہ تھی تباہ
سخت تھی تباہ تباہ تباہ
آوازوں کو تھی تباہ تباہ

۱۶

تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ

۱۷

تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ

۱۸

تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ

۱۹

تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ
تس کو تباہ کی تھی تباہ تباہ

فصل تالیف تاریخ

مصنفہ جناب سید خرمیاض خرمی شاکر حضرت شہید خرمی دہلی
 ضیاء اہل حق صورت بدست کمال گلستان حیدر خرمی کا آب ہے
 ریاض اہل حق میں ہے تاریخ نگہی یہ گلیبہ نظم طبع اہل حق ہے
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنفہ جناب سید خادم حسین صاحب عتبات ابوالصاحب صاحب شاکر حضرت
 چھپ گیا وہ کلام پاکیزہ جس سے قاتل ہوا کمال حضرت
 بہر تاریخ ضبط فکر ہے کیا لکھو و کھنڈان ہے مثال حضرت
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنفہ سید شاد حسین صاحب بہریر برادر زادہ و شاکر حضرت شہید
 طالبان کمال کہتے ہیں بدست کمال کے مرتبے ہیں جو مصنف
 میں نے تاریخ طبع لکھی شہیر کیا ریاض حیدر ہے مطبوعہ
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنفہ مرزا محمد حیدر صاحب حیدر خواہر زادہ و شاکر حضرت شہید
 نور کی روشن ہیں جو وہ مشعلین بدست کمال کی ضیاء ہے
 میں نے لے حیدر نگہی تاریخ طبع شمع بھیں ہے گلستان حیدر
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنفہ سید ذاکر حسین صاحب ذاکر شاکر حضرت شہید
 جب کلام خیر طبع ہوا کہہ کر نگہی شہیر کا مکتوب ہے
 میں نے لے ذاکر نگہی یہ طبع کمال کہہ کر ذاکر شاکر دہلی ہے
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنفہ جناب قاری حسین صاحب عزیز عالم جفا دریا کر شہید شاکر حضرت شہید
 مرتبے جو نظم فرمائے مرے استاد نے ہیں وہ مشک کے مشعل ہے بدست کمال ہے
 کر رقم لے عاجز معجز قلم رنگیں بیاں بہر تاریخ طباعت (احاطہ) ابوالصاحب خرمی
 ۱۹۵۶

دیگر

نقطہ تاریخ مصنفہ جناب مولانا محمد شفیع صاحب

مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
لکھنؤ میں مولانا محمد شفیع صاحب کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ جناب میرزا داود شاہ حسین صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ جناب مولانا محمد شفیع صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

نقطہ لفظ ہے مخم بر تنویر
لکھنؤ میں مولانا محمد شفیع صاحب کی تصنیف ہے۔
۱۹۵۶ء

کتاب دارالعلوم دیوبند

Title - Beeds - E-kamil Ism Tareekh Gulistan-
E - Khebees (Part-2)

Creator - Sayyed Saif-e-Azam Hussain Qivi Khebees
Luekhevi

Publisher - Kigami Press (Luekhevi).

Date - 1957.

Pages - 169

Subjects - Urdu Shajasi - Masasi.

54122	DUE DATE	A915841
OCT 11 1979		
	M A	ST

خ ۱۲ پک		۸۹۱۵۴۳۱	
۳۸۰۵۹			
DATE	NO.	DATE	NO.

S: Ziaul Hasan
 Bindery M. A. Library
 A. M. U., Aligarh.
 Dated.....